بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

"بے شک اللہ کے نزدیک دین فقط اسلام ہے"



دین اسلام

یعنی

حقیقی اسلام کا مختصر خلاصہ

بنیادی اصول، اعمال و عبادات

زیر نگاہ

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ العالی

تصنیف و تالیف

ڈاکٹر ملک افتخار حسین اعوان

نام کتاب دین اسلام

مصنف ڈاکٹر ملک افتخار حسین اعوان

زیر نگرانی آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ العالی

کمپوزنگ سجاد حیدر دیوال (خوشاب)
0302-8067005 / 0344-9819912

پرنٹنگ مرتضیٰ حسین پریس 0300-9606425

ایڈیشن جنوری 2020

تعداد ایک ہزار

ہدیہ 100 روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ السبطین جامعہ سلطان المدارس الاسلامیہ زاہد کالونی بھلوال روڈ سرگودہا
فون نمبر: 0346-8621655

فہرست

پیش لفظ/ وجہ تالیف

از ڈاکٹر ملک افتخار حسین اعوان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین. والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین من یوم عداوتہم الی قیام یوم الدین: اما بعد

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس رب رحمٰن نے اس بندہ ناچیز کو علم دنیا کے ساتھ ساتھ علم دین میں بھی ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت دی ہے جس وجہ سے گاہے بگاہے دینی و علمی لٹریچر میں تحقیق و تالیف کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور خطابت منبر کے ساتھ جمعہ و جماعت کا شرف بھی حاصل ہوتا رہتا ہے۔

الحمد للہ اپنی سروس کے ساتھ ساتھ بطریق احسن تعلیمات قرآن اور محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے ارشادات کی ترویج کا موقع ملتا رہتا ہے۔ انہی تعلیمات مقدسہ کی ترویج کے دوران کافی تعداد میں تشنگان علوم اہلبیتؑ دلائل و دقائق اسلامیہ سے متاثر ہو کر سفینہ اہلبیتؑ پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اور جب حقیقی معرفت اہلبیتؑ حاصل ہو جاتی ہے تو پھر انسان انہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ توفیق ایزدی اور شفقت امام زمانہؑ شامل حال ہو جاتی ہے اور انسان اپنی دُنیا و آخرت کو سنوار لیتا ہے۔

میرے برادر عزیز چوہدری سعید حسین ولد چوہدری ممتاز حسین چک 66 جنوبی سرگودہا سابق ضلع چکوال اور چند دیگر ساتھی بھی اسی طرح کشتیٔ نجات اور سفینۂ اہلبیتؑ پر سوار ہوئے۔ خداوند کریم بطفیل محمدؐ و آل محمد علیہم السلام ان کو

ثابت قدم رکھے اور دین و دُنیا میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کی مشکلات میں آسانی فرمائے۔

اُن کی فرمائش تھی کہ ایک ایسا مختصر سا رسالہ تحریر کیا جائے کہ جس میں مذہب اہلبیت علیہم السلام جو کہ حقیقی اسلام کی مکمل و اکمل تصویر ہے۔اسلام کے بنیادی اصول، فروع اور عبادات وغیرہ مکمل اور مفصل طور پر بیان کیے جائیں تا کہ نئے پڑھنے والے قاری کو فوراً سمجھ آجائے۔یعنی رسالہ اس طرح تحریر کیا جائے کہ اگر پڑھانے والا نہ بھی ہو تو پڑھنے والے کو بات سمجھ آجائے۔

بہرحال اپنے تئیں ہر ممکن کوشش کی ہے کہ آسان اور مفصل طور پر بغیر مناظرانہ انداز کے ادیبانہ طرز پر لکھا جائے تا کہ قارئین کرام پڑھ کر حقیقی اسلام کے حقائق سے روشناس ہو سکیں۔تاہم اس کوشش میں کتنی کامیابی ملی اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔

خدایا ہماری یہ ادنیٰ سے کوشش بطفیل محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام قبول و منظور فرما اور اسے ہم سب کے لئے توشۂ آخرت بنا۔آمین یا رب العالمین بجاہ النبیؐ و آلہ الطاہرینؑ۔

دُعا گو

ڈاکٹر افتخار حسین اعوان

آج مورخہ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۹ء

بروز بدھ مکمل ہوا۔

تقریظ

از آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

دانشمندوں کا مقولہ ہے کہ" العلم علمان علم الادیان و علم الابدان " یعنی علم کو دو قسمیں ہیں ۔ایک قسم علم دین ہے اور دوسری قسم علم بدن (طب) ہے ۔عزیز محترم ڈاکٹر افتخار حسین اعوان سلمہ الرحمٰن ان خوش قسمت افراد میں سے ہیں جن کے ایک ہاتھ میں دامن علم دین ہے اور دوسرے ہاتھ میں علم بدن (طب) کا دامن ہے ۔ اور اس بات پر شاہد صادق آپ کا پیشہ (ڈاکٹری) ہے کہ وہ ایک کامیاب ڈاکٹر ہیں اور ان کے اہل علم دین ہونے کا ان کی مختلف دینی موضوعات پر تالیفات ہیں کہ جن میں سے ایک مختصر رسالہ "علم دین" بھی ہے یعنی حقیقی اسلام کا حقیقی تعارف بھی ہے جو کہ مختصر ہونے کے باوجود بڑا جامع ہے ۔ جو حضرات حقیقی اسلام یعنی مذہب شیعہ کو سمجھنا چاہتے ہیں ان کے لئے غنیمت ہے اور کافی ووافی ہے ۔

جزاہ اللہ خیراً کثیراً فی الدارین بحق النبیؐ وآلہ المصطفینؑ ۔

وانا الاحقر

محمد حسین النجفی بقلمہ

از جامعہ علمیہ سلطان المدارس الامامیہ

زاہد کالونی سرگودہا

6 جنوری 2020ء

دین اسلام

سوال: اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین کون سا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ جو کہ کائنات کا خالق، مالک، رازق، محی وممیت ہے اور خلقت انسانی کے بعد اپنے اس شاہکار کی تخلیق کے بعد فرماتا ہے:

فتبارك الله احسن الخالقين

اللہ تعالیٰ اپنی اس صنعتِ تخلیقِ انسانی پر فخر فرما رہا ہے۔ اتنی احسن تخلیق کے لیے جو نظام (System) اللہ کریم نے بنایا ہے اس کا نام دین اسلام ہے۔

خود فرماتا ہے "اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ، وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی دین لے کر آئے گا وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

سوال: دین اسلام کب سے ہے اور تکمیل کب ہوئی؟

جواب: تمام انبیاء کا دین اسلام ہی ہے حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک تمام انبیاء کا دین اسلام ہی ہے۔ البتہ شریعت میں حالات کے مطابق ردوبدل ہوتا رہا۔

تکمیل اسلام: حضرت رسول اکرمؐ کے آخری حج کے بعد مقام خم غدیر پر آیت "بلغ" کے نزول پر اعلان ولایت حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ تکمیل دین ہوئی۔ جب آیہ مبارکہ: يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ (سورہ المائدہ)

"اے پیغمبر آپ اس حکم کو پہنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل

کیا گیا ہے اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کہ اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا ہے" نازل ہوئی ۔ مقام خم غدیر پر پالانوں کا منبر بنا کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بھائی علی ولی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر اعلان فرمایا: ۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ

اس اعلان ولایت کے ساتھ سند تکمیل دین حاصل ہوئی ۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ (سورہ مائدہ آیت ۳)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے ۔
تفصیل کے لئے "سیرت امیر المومنین" مفتی جعفر حسین صاحب مرحوم)

سوال: اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے؟

جواب: اسلام دین فطرت ہے اور زندگی گزارنے کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے ۔لیکن جہاں تک آخرت میں نجات اور کامیابی کا تعلق ہے تو وہ فقط ایمان کے ساتھ ہے ۔اس کی مزید تفصیل سورہ الحجرت پارہ نمبر ۲۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ"

"(اے میرا رسولؐ) یہ اعراب (بدو) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں ۔ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا" ۔

اسلام زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے ۔مثلاً ایک شخص کلمہ اسلامیہ "لا

الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ لیتا ہے تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے، مسلمان برادری میں شامل ہو جاتا ہے۔ تمام احکام اسلامی اس پر لاگو ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ مومن نہیں بنتا۔ اسلام کا اظہار کرنے کے باوجود مسلمانوں میں منافقین پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ منافقون میں اس کا مکمل ذکر موجود ہے:

"اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ①"

"اے رسولؐ! جب منافق لوگ آپؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں"۔

لیکن جہاں تک ایمان کا تعلق ہے تو اس کے لیے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے: اقرار باللّسان، تصدیق باالقلب، عمل بالارکان

یعنی زبان سے اقرار کرنا اور اپنے اس اقرار کی تصدیق دل کی گہرائیوں سے کرنا اور پھر اس کا اظہار عملی طور پر عمل کر کے دکھانا۔

قرآن پاک میں جہاں بھی اخروی نجات کی بات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا خطاب یاایہا الذین امنوا کے ساتھ ہوتا ہے۔

اسکی مزید تائید و تصدیق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان ذی شان سے ہوتی ہے جو کہ حضرت رسولِ خدا نے جنگ خندق میں فرمایا تھا۔ جب عمرو ابن عبدِوُد کے مقابلہ میں جانے سے تمام مسلمان گھبرا رہے تھے تو رسول اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا۔ جب مولا علی علیہ السلام جا رہے تھے تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: بَرَزَ الْاِیْمَانُ كُلُّهٗ اِلَی الْكُفْرِ كُلِّهٖ۔

پورے کا پورا ایمان کل کفر کے مقابلہ میں جا رہا ہے ۔ (تفصیل کی گنجائش نہیں ہے) لہٰذا: ۔

کلمہ اسلامیہ: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" تک ہے

لیکن کلمہ ایمانیہ: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ" تک ہے۔

اصول دین

سوال: اسلام کے بنیادی اصول کتنے ہیں؟ اور ان کی تعداد بیان کریں؟

جواب: دین کے بنیادی اصول پانچ ہیں جن کی تعداد حسب ذیل ہے:

① توحید، ② عدل، ③ نبوت، ④ امامت، ⑤ قیامت

ان پانچ اصولوں میں سے تین کو اصول اسلام کہا جاتا ہے ۔ مثلاً

① توحید ② نبوت ③ قیامت

جو بندہ ان تین اصولوں کا قائل ہو وہ مسلمان کہلاتا ہے ۔ ان متذکرہ بالا اصولوں کے ساتھ اگر عدلِ خداوندی اور امامتِ ائمہ الطاہرینؑ کا قائل ہو تو اُسے مومن کہا جاتا ہے ۔

سوال: اصول ایمان کتنے ہیں؟

جواب: اصول ایمان جن پر آخرت کی نجات کا تعلق ہے وہ پانچ ہیں: ۔

① توحید، ② عدل، ③ نبوت، ④ امامت، ⑤ قیامت

لہٰذا اس سے واضح ہو گیا کہ جو بندہ مومن ہے اس کا مسلمان ہونا تو لازم ہے لیکن جو مسلمان ہے اس کا مومن ہونا ضروری نہیں ہے ۔ جب تک وہ اللہ تعالیٰ کو عادل نہ مانے اور امامت ائمہ اہلبیت علیہم السلام کا قائل نہ ہو وہ مومن

نہیں بن سکتا ۔

سوال: اصولِ دین کی بقدرِ ضرورت وضاحت کریں؟

جواب: اصول دین: وہ اصول جن پر دین کی بنیاد ہے وہ پانچ ہیں اور بقدرِ ضرورت ان کی وضاحت کی جاتی ہے ۔

۱۔ توحید خداوندی

قرآن کریم کے ارشادات اور حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے فرمودات کے مطابق ہر عاقل و بالغ کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی کی معرفت حاصل کرے ۔توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واحد اور لا شریک جانے، ربوبیت خدا میں کسی کو اس کا شریک نہ بنائے ۔یعنی یہ یقین رکھے کہ خلق کرنا، رزق دینا، مارنا اور زندہ کرنا، صحت دینا، اولاد دینا، حاجت روائی کرنا فقط اس ذاتِ احدیت کا کام ہے ۔ اگر کوئی شخص خداوند کریم کے علاوہ کسی دوسرے سے خلق و رزق، موت و حیات کی نسبت دے تو وہ مشرک بن جاتا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۔

فرمان خداوندی ہے: اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

البتہ ان امور تکوینیہ میں اللہ کی ذات بابرکات کی بارگاہ میں حضرات محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کا وسیلہ قرار دینا عین اسلام ہے ۔

کیونکہ ارشاد خداوندی ہے: ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ۔

کہ اے اہل ایمان اللہ تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرو ۔یعنی وسیلہ بناؤ نہیں ۔جن کو اللہ نے اذن دے رکھا ہے ان کو تلاش کرو اور ان کا واسطہ دے

کر خدا سے مانگو ۔ یعنی اس طرح مانگو کہ اے اللہ تجھے واسطہ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کا میری فلاں حاجت پوری فرما ۔ وغیرہ

سوال: اقسام توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: سمجھنے اور سمجھانے کے لیے عنوان توحید کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ۔

① توحید فی الذات: یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں واحد ہے، کوئی اس کا شریک نہیں ۔ یعنی وحدہٗ لاشریک لہٗ ۔

② توحید فی الصفات: یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات میں کوئی شریک نہیں ۔

③ توحید فی الافعال: یعنی اللہ کے کاموں میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔

④ توحید فی العبادۃ: یعنی اس کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔ معبود برحق فقط اللہ کی ذات ہے جس کی بارگاہ میں تمام انبیاء کرامؑ، ائمہ عظامؑ اور تمام مخلوق سربسجود ہے ۔

(مزید تفصیل کتاب "احسن الفوائد" میں دیکھیں)

سوال: شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور عبادت میں کسی کو شریک کرنا شرک کہلاتا ہے ۔ اور شرک کے بارے میں خداوند کریم کا فرمان ہے: ۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ "شرک بہت بڑا ظلم ہے" ۔

۲ ۔ عدل

سوال: عدل خداوندی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خداوند کریم عادل ہے ۔ عادل کی ضد ظالم ہوتا ہے ۔

خالق کائنات خود فرماتا ہے: ۔

إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
بلکہ اپنے بندوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ نے انسان کو خود مختار بنایا ہے۔ فرماتا ہے:۔

إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا ③ (سورہ دہر)

"بیشک ہم نے اس کو سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے اب چاہے وہ شکر گزار بندہ بنے یا ناشکرا"۔

اور نہ ہی جبر کا قائل ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ خیرہٖ و شرہٖ من اللہ تعالی۔
کہ میرا اچھا اور برا کام خدا کراتا ہے۔ اسے جبر کا نظریہ کہتے ہیں۔ اگر خداوند کریم خود ہی سارے اچھے اور بُرے کام کرائے تو سزا اور جزا کا نظریہ ختم ہو جاتا ہے۔

الحمد للہ: محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے ماننے والے اپنے خدا کو بھی عادل مانتے ہیں اور رسولِؐ خدا اور ائمہ ہدیٰ جو کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی نمائندگان ہیں ان کو بھی عادل مانتے ہیں۔

سوال: عدل اور فضل میں کیا فرق ہے؟

جواب: عدل سے مراد جتنا جس کا حق ہے اس کے حساب سے عطا کرنا۔ لیکن فضل سے مراد حق سے زیادہ عطا کرنا۔ یہ خالق کائناتِ کا فضل ہے کہ خود فرماتا ہے: وَاللهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. کہ اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے روزی دیتا ہے۔ چونکہ اس کے خزانے وسیع ہیں اور اس کا دستِ قدرت روکنے والا کوئی نہیں۔

اور یہ بھی اس ں ہے کہ ہم اسکی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا نہ کر کے بھی اسکی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ماتا ہے کہ: لا تقنطوا من رحمة الله

کہ میری رحمت سے . یوس نہ ہونا ۔

سوال: کیا نبی اور امام کا عادل ہونا ضروری ہے؟

جواب: عادل خدا کے نمائندوں کا عادل ہونا ضروری ہی نہیں بلکہ لازم اور واجب ہے ۔ انہی ہستیوں کے عدل و عدالت سے پتہ چلے گا کہ جس کے یہ نمائندے ہیں وہ اللہ بھی عادل ہے ظالم نہیں ۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی زندگی کے ادوار شاہد ہیں کہ انہوں نے کبھی ظلم اور ظالم کا ساتھ نہیں دیا ۔ ہمیشہ مظلوم کا ساتھ دیا اور عدل وانصاف کا بول بالا کیا ۔ مثال کے طور پر حضرت علیؑ کا ایک قول اہل ایمان کے ایمان میں اضافے کا سبب بنے گا ۔ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ہفت اقلیم کی بادشاہت دے دی جائے اور اس کے بدلے میں یہ کہا جائے کہ چیونٹی کے منہ سے دانے کا چھلکا زبردستی چھین لوں تو میں ہفت اقلیم کی شہنشاہی ٹھکرا دوں گا لیکن وہ چھلکا زبردستی نہیں چھین سکتا ۔

مذہب اہل بیتؑ کے ماننے والوں کا طرۂ امتیاز یہ بھی ہے کہ ان کا نماز کا پڑھانے والا پیش نماز بھی عادل ہوتا ہے ۔ ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ۔ جبکہ دیگر اسلامی برادری میں ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے ۔ عدالت شرط نہیں ہے ۔

۳ ۔ نبوت

سوال: نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی یا رسول یعنی اللہ کے وہ نمائندگان جو کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں اُن کو نبی کہتے ہیں ۔

نبوت کی ضرورت: خداوند کریم جسم و جسمانیت سے پاک ہے ۔ لہٰذا

اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ایسے معصوم نمائندگان بھیجتا ہے جو انسان کی ہدایت کریں، معرفت خداوندی کرائیں ۔ شرک و کفر کی بیماریوں سے بچا کر انسان کا تزکیہ نفس کریں اور معبود برحق کا عبد حقیقی بنائیں ۔

انبیاء کی تعداد: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار برحق پیغمبر اللہ کی طرف سے انسان کی ہدایت کے لیے آئے ۔

سوال: ہمارے نبی کون ہیں؟

جواب: اللہ کریم کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں جناب عبداللہؑ و آمنہؑ کے لعل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا ہے جو کہ نبیوں کے بھی نبی ہیں اور رسولوں کے رسول ہیں ۔ اور سابقہ انبیاء کرام یہ دُعا مانگتے نظر آتے ہیں کہ خدایا ہمیں محمد مصطفیٰؐ کی امت میں شمار کرے ۔

سوال: آپؐ کے والد گرامی اور والدہ محترمہ کا نام کیا تھا؟

جواب: آپؐ کے والد محترم حضرت عبداللہؑ بن عبدالمطلبؑ تھے اور والدہ محترمہ جناب آمنہؑ بنت وہب تھیں ۔

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور القابات کون کون سے ہیں؟

جواب: آپؐ کے مشہور القابات میں سے چند یہ ہیں: رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سرور انبیاء، محبوبِ خدا، حبیبِ خدا، خاتم المرسلین، صادق اور امین شامل ہیں ۔

سوال: آپؐ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات کون سی ہے؟

جواب: آپؐ کی تاریخ ولادت ۱۷ ربیع الاول اور تاریخ وفات ۲۸ صفر ۱۱ھ مدینہ منورہ ۔ آپؐ کی عمر مبارک ۶۳ سال ہے ۔ مدفن مدینہ منورہ ۔

سوال: آپؐ کے مشہور معجزات کون سے ہیں؟
جواب: چاند کو دو ٹکڑے کرنا، سورج کا واپس پلٹانا، پتھروں کا رسالت کی گواہی دینا، بادلوں کا سایہ، درختوں کا جھک کر سلام کرنا اور زندہ معجزہ قرآن مجید ہے۔
سوال: آپؐ نے پہلی شادی کس سے کی؟
جواب: حضرتؐ نے پہلی شادی جناب خدیجۃ الکبریٰ سے کی اور نکاح خوان حضرت ابوطالب علیہ السلام تھے۔ انکی زندگی میں اور کسی سے شادی نہیں کی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے انتقال کے بعد حضرت ساری زندگی یاد کرتے تھے۔
سوال: عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟
جواب: عقیدہ ختم نبوت سے مراد ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلسلہ انبیاء کے آخری نبی ہیں۔ جو شخص بھی حضرت رسول اکرمؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ اس کی نبوت کے قائل بھی جھوٹے اور کافر ہیں چاہے وہ بروزی ہونے کا دعویٰ کرے یا ظلی ہونے کا۔
سوال: انبیاء میں کن صفات کا ہونا لازم ہے؟ خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ کی چند خصوصیات بیان کریں؟
جواب: چونکہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے نمائندگان ہوتے ہیں لہٰذا ان کا تمام نقائص سے پاک ہونا ضروری ہے اور خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تمام انبیاء کے بھی سردار ہیں۔ ان کی خصوصیات کا احصاء و شمار کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اپنی حیثیت اور حقیقت کو وہ خود جانتے ہیں یا اُن کا خالق و مالک جانتا ہے۔ تاہم چند خصوصیات کا ذکر کرنا فائدے سے خالی نہ ہوگا۔
۱۔ **بعثت پیغمبرؐ:** اللہ تعالیٰ اپنے نمائندگان کا تقرر خود فرماتا ہے جیسا

کہ قرآن مجید میں سورہ جمعہ میں فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲﴾

کسی بھی مخلوق کو حق حاصل نہیں کہ نمائندہ خدا کو منتخب کرسکیں۔

۲۔ **عصمت پیغمبرؑ**: نبی کا معصوم ہونا واجب و لازم ہے۔ چونکہ وہ کائنات کا ہادی بن کر آتا ہے تو اسے ہر صغیرہ و کبیرہ گناہ و عصیان سے پاک ہونا چاہیئے۔ اگر خود گناہ گار ہوگا تو انسانوں کا تزکیہ نفس کیسے کرے گا۔

۳۔ **کائنات میں سب سے بڑا عالم**: نبی کائنات میں سب سے بڑا عالم ہوتا ہے تاکہ کسی کے سامنے یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے یہ بات معلوم نہیں۔ اور خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تمام عالم انسانیت کے لیے رہبر و رہنما بن کر آئے ہیں، اُن کا ثانی کوئی نہیں۔ اور نہ ہی دُنیا میں ان کا کوئی استاد ہے۔ بلکہ اللہ کے کالج علم سے پڑھ آئے ہیں۔ عالم علم لدنی ہیں اور اللہ کی طرف سے غیب کی خبروں پر آگاہ ہیں۔

۴۔ **نبی کائنات میں سب سے زیادہ شجاع و بہادر ہوتا ہے**:
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی گواہ ہے کہ کائنات میں شجاعت کے لحاظ سے کوئی بھی ان کی ذات مقدسہ سے بڑھ کر بہادر نہیں تھا۔

۵۔ **معجزنما ہونا**: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنکو یہ قوت و طاقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی حقیقت اور صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ایسا فعل انجام دینا کہ عام لوگ اسکے انجام دینے سے عاجز ہوں معجزہ کہلاتا ہے۔ اسکا حقیقی فاعل خدا ہوتا ہے لیکن نبی اور جانشین بنی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔

۶۔ **شجرہ مقدسہ پیغمبر اکرمؐ**: نورانی اور روحانی خلقت کے حساب سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تخلیق سب سے پہلے ہے۔ حضرتؐ فرماتے ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور خلق فرمایا: کُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ ۔ "میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم ابھی پانی اور مٹی میں تھا"۔

لیکن جسمانی اعتبار سے سلسلہ انبیاءؑ میں سب سے آخری نبی ہیں۔

مذہب امامیہ حقہ کا یہ نظریہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلبؑ تک حضرت محمد مصطفیٰؐ کے سارے آباؤ اجداد مومن موحد ہیں۔ اُن میں کوئی بھی مشرک یا کافر نہیں ہے، یا تو انبیاء ہیں یا اوصیاءِ انبیاء ہیں۔

لہٰذا یہ سارا شجرہ مقدس و موحد اور صاحبان ایمان کا ہے۔

۴۔ امامت

سوال: امامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت کی حدود قیامت تک ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر مدتِ نبوت جو کہ ۲۳ سال پر محیط ہے ۱۳ سال مکہ میں اور ۱۰ سال مدینہ میں گزارے۔

اب اس پیغام رسالت کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حقیقی جانشین ہی لے کر جائیں گے اور ہدایت انسانی کریں گے۔ ان حقیقی جانشینوں کو امام کہتے ہیں اور اس سلسلہ کو سلسلۂ امامت کہا جاتا ہے۔

سوال: امامت کیوں ضروری ہے؟

جواب: جس طرح نبوت عہدہ الٰہیہ ہے یعنی اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہے امامت بھی خدا کی طرف سے ہی عطا کردہ عہدہ ہے۔ جیسے نبی کا تقرر عام لوگ

نہیں کر سکتے اسی طرح امام کا انتخاب بھی لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

لہٰذا تعلیمات نبوت و رسالت کا تحفظ امامت کے ذمہ ہے۔

سوال: کیا امامت ختم نبوت کی دلیل ہے؟

جواب: ہاں امامت ختم نبوت کی بیّن دلیل ہے۔ چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں ان کے پیغام نبوت و رسالت کو قیامت تک چلنا ہے اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

لہٰذا پیغام نبوت کے محافظ و ناشران کے حقیقی جانشین برحق ہی ہوں گے۔ وگرنہ دُنیا والوں کو جھوٹے دعویداران نبوت بنانے کا موقع مل جائے گا۔

سوال: کیا قرآن پاک میں امامت کا تذکرہ ہے؟

جواب: جی ہاں! قرآن پاک میں امامت کا تذکرہ موجود ہے۔ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ "جب حضرت ابراہیمؑ کو ان کے رب نے امتحان میں مبتلا کیا، وہ کامیاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے لوگوں کا امام بنایا"۔

سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ "اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اور ان والیان امر کی اطاعت کرو" جو تم میں سے ہیں۔

جن ہستیوں کی اطاعت کو رسولؐ خدا کی اطاعت کے ساتھ ملا کر واجب کیا جا رہا ہے وہ معصوم ہستیاں جانشین رسولؐ ہیں۔ وگرنہ غیر معصوم کی اطاعت واجب نہیں ہو سکتی۔ انہی ہستیوں کو خلیفۂ رسولؐ اور امام کہا جاتا ہے (مزید تفصیلات کے لئے علامہ کی کتاب "اثبات امامت" اور ہماری کتاب "نہایۃ المقصود فی احوال المہدیؑ الموعود" کا مطالعہ کیا جائے)۔

سوال: کیا حدیث پیغمبر اکرمؐ میں امامت کا تذکرہ موجود ہے؟

جواب: یقیناً پیغمبر اکرمؐ کے فرمودات میں امامت کا تذکرہ موجود ہے۔ دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر مقام خم غدیر تک ہر ہر موقع پر پیغمبر اکرمؐ نے امامت ائمہ اطہار کا برملا اظہار فرمایا اور لوگوں کو اطاعت کا حکم دیا۔

سوال: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین کی صفات بیان کریں؟

جواب: صفات امامت ائمہ اہل بیت علیہم السلام

اس سے پہلے صفاتِ رسالت و نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں بیان کیا جا چکا ہے کہ نبی و رسول کی کم از کم صفات جو یہاں نوٹ کی گئی ہیں پانچ ہیں جو کہ بنیادی صفات نبوت ہیں:۔

۱۔ **بعثت:** یعنی نبی و رسول اللہ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے دُنیا والے نہیں بنا سکتے۔

۲۔ **عصمت:** نبی و رسول درجہ عصمت پر فائز ہوتے ہیں۔

۳۔ **اشجع الناس:** کائنات میں سب سے زیادہ بہادر ہوتے ہیں۔

۴۔ **اعلم الناس:** کائنات میں سب سے زیادہ عالم ہوتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے پڑھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ دُنیا میں ان کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔

۵۔ **معجز نما ہوتے ہیں:** یعنی بوقت ضرورت حکم خدا سے معجزہ دکھا سکتے ہیں۔

لہٰذا رسولِ خدا کا جانشین بھی وہی ہو سکتا ہے جس میں اوپر درج کی گئی صفات پائی جائیں۔

بعثت: نبی اکرمؐ کا وصی، خلیفہ، نائب یا امام بھی وہی ہو سکتا ہے کہ جسے خداوند کریم مبعوث کرے اور اعلان نبی اکرمؐ کریں۔ جس کی واضح مثال دعوت ذوالعشیرہ سے

لے کر اعلان خم غدیر ہے۔ حضرت رسول اکرمؐ کا فرمان "من کنت مولاہ فھٰذا علی مولاہ" جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کا علیؑ مولاہ ہے۔

عصمت: نبی اکرمؐ معصوم ہیں، اُنکے نائب بھی نبیؐ کی طرح معصوم ہوں۔ چونکہ معصوم کا وارث معصوم ہوسکتا ہے۔ لہٰذا آیت تطہیر اسکے ثبوت میں موجود ہے۔

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝" یعنی اے اہلبیت محمدؐ اللہ کا ارادہ ہے کہ تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے۔ (سورہ الاحزاب) لہٰذا جسے اللہ پاک رکھے اسی کو معصوم کہتے ہیں۔

شجاعت نبیؐ کائنات میں سب سے زیادہ شجاع اور بہادر ہوتے ہیں تو انکے جانشین بھی کائنات میں سب سے بڑے بہادر ہونے چاہیں۔ تو تاریخ اسلام گواہ ہے کہ کوئی جنگ ایسی نہیں جس کا علمبردار اور فاتح علیؑ نہ ہوں۔ لا فتٰی الا علی لا سیف الا ذوالفقار "یعنی اگر جوان ہے تو فقط علیؑ اور تلوار ہے تو صرف ذوالفقار۔

علم: نبیؐ کائنات میں سب سے بڑا عالم ہوتا ہے تو نبیؐ کا جانشین بھی سب سے بڑا عالم ہونا چاہیے، علم نبیؐ کا وارث ہونا چاہیے۔ جسکے بارے میں رسولِؐ خدا فرمائیں: انامدینۃ العلم و علی بابھا " میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اسکا دروازہ ہیں"۔ اور خود دعویٰ کر کے فرمایا: سلونی سلونی قبل ان تفقدونی۔

معجزہ: نبی اکرمؐ معجز نما ہوتے ہیں تو نبی کا جانشین بھی معجز نما ہونا چاہیے۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ نبی اکرمؐ نے معجزات دکھا کر دُنیا والوں کو عاجز کیا تو علیؑ اور اولاد علیؑ نے بھی دُنیا والوں کے مقابلے میں معجزات دکھائے اور اپنے برحق جانشین رسولؐ ہونے کا ثبوت دیا۔

نتیجہ: اگر دُنیا والوں کے پاس ان مذکورہ بالا صفات والے لوگ بطور

جانشین رسولؐ ہیں تو دکھائیں ۔ وگرنہ سفینۂ اہلبیتؑ میں سوار ہو کر فلاح پائیں ۔

سوال: ائمہ اطہارؑ کی تعداد فرمانِ پیغمبر اکرمؐ کے مطابق کتنی ہے اور کس خاندان سے ہے؟

جواب: حضرت رسول اکرمؐ کے فرمان کے مطابق ائمہ اطہارؑ کی تعداد بارہ ہے اور سارے خاندان قریش سے ہیں ۔ ان کی تفصیل آگے آرہی ہے ۔

سوال: کیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد اپنے جانشینوں اور نائبین کا تعارف کرایا ہے؟

جواب: ہاں! رسولِ اکرمؐ نے اپنے بعد آنے والے اپنے نائبین کا نام بنام تعارف کروایا ہے ۔ صرف ایک حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ (تفصیلات کے خواہش مند حضرات "نہایۃ المقصود" کا مطالعہ کریں)

جابر بن عبداللہ انصاریؓ جو رسولؐ اللہ کے جلیل القدر صحابی ہیں سے مروی ہے کہ جب آیۃ: يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پارہ نمبر ۵ سورہ نساء) نازل ہوئی تو میں نے رسولِ خدا کی خدمت میں عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ہم نے اللہ کی معرفت حاصل کی اور اطاعت کی، آپؐ کی معرفت حاصل کی اور اطاعت کی ۔ پس یہ اولی الامر کون ہیں؟ جن کی اطاعت کا حکم آپؐ کی اطاعت کے ساتھ ملا کر دیا جا رہا ہے ۔ آپؐ نے فرمایا اے جابر! هم خلفائي و ائمة المسلمين بعدي.

اے جابرؓ! یہ مسلمانوں کے امام ہیں، میرے بعد میرے خلفاء ہیں ۔

حضرت جابرؓ نے عرض کیا یا رسولِ اللہ ان کے نام بھی بتا دیجیے؟ فرمایا: ان میں سے پہلے میرے بھائی علی علیہ السلام ہیں، اُن کے بعد ان کے بیٹے حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ ابن حسینؑ پھر محمد ابن علیؑ ۔ پھر فرمایا اے جابرؓ! تو میرے

بیٹے محمد باقر علیہ السلام کا زمانہ پائے گا۔ جب تو ان کا زمانہ پائے تو ان کو میرا سلام دینا پھر جعفرؑ ابن محمدؑ پھر موسیٰؑ ابن جعفرؑ پھر علیؑ ابن موسیٰ رضا پھر محمدؑ ابن علیؑ پھر علیؑ ابن محمدؑ پھر حسنؑ ابن علیؑ اور پھر محمدؑ ابن الحسنؑ مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ (بحوالہ احتجاج طبرسی، ینابیع المودة وغیرہ)

سوال: اسمائے گرامی ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی آسان فہرست بیان کریں جس سے ان اسماء کو یاد کرنا آسان ہو؟

جواب: فرمان رسالتؐ کے مطابق:۔

① پہلے امام حضرت علی علیہ السلام
② دوسرے امام حضرت امام حسن علیہ السلام
③ تیسرے امام حضرت امام حسین علیہ السلام
④ چوتھے امام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
⑤ پانچویں امام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
⑥ چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
⑦ ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
⑧ آٹھویں امام حضرت امام علی رضا علیہ السلام
⑨ نویں امام حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
⑩ دسویں امام حضرت امام علی نقی علیہ السلام
⑪ گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
⑫ بارہویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

مذکورہ بالا تمام ہستیاں وہ ہیں جو کہ معصوم ہیں، علم نبیؐ کے وارث اور آلِ

رسولؐ ہیں۔

سوال: پنجتن پاک سے مراد کون سی ہستیاں ہیں؟

جواب: پنجتن پاک سے مراد وہ پانچ ہستیاں ہیں جن کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی ہے۔ جن کو اسلام کی حقانیت کے اظہار کے لئے رسولِ اکرمؐ میدانِ مباہلہ میں عیسائیوں کے مقابلہ میں لے کر گئے تھے۔ یعنی

۱۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام

۳۔ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

۴۔ حضرت امام حسن علیہ السلام

۵۔ حضرت امام حسین علیہ السلام

یہ وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جنکی عصمت وطہارت کے بارے میں خداوند کریم کا فرمان ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

"اے اہلبیت علیہم السلام اللہ کا ارادہ ہے کہ تمہیں ہر رجس سے ایسا پاک رکھا جیسا پاک رکھنے کا حق ہے"۔ انہی پاک ہستیوں کو معصوم کہا جاتا ہے۔

سوال: ہمارے وقت کے امام کون ہیں؟

جواب: ہمارے وقت کے امام حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو اس وقت اللہ تعالیٰ کے امر کے ساتھ پردہ غیب میں ہیں۔ اور جب اللہ کا حکم ہوگا اس وقت ظہور فرمائیں گے۔ الحمد للہ یہ شرف فقط پیروگاران اہلبیتؑ کو ہے کہ فرمان رسالت کے مطابق انکے امام اس وقت موجود ہیں (حضرت امام زمانہؑ کے

حالات اور تفصیلات کے لیے ہماری کتاب "نہایۃ المقصود" کی طرف رجوع فرمائیں)

سوال: شفاعت سے کیا مراد ہے اور کون سی ہستیاں شفاعت کریں گی؟

جواب: شفاعت سے مراد سفارش ہے:

من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ (آیت کرسی)

مذکورہ بالا درج شدہ چہاردہ معصومینؑ ہی وہ ہستیاں ہیں کہ جو اپنے ماننے والے گناہ گار پیروکاروں کی اللہ کی بارگاہ میں سفارش کریں گی جنکا عقیدہ درست ہوگا اور عمل میں کوتاہی ہوگی اور انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان ہستیوں کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا اور التجاء ہے کہ میرے اللہ اس دُنیا میں ہمیں اہلبیت علیہم السلام کی اطاعت میں رکھ اور موت کے وقت عالم برزخ میں حشر ونشر اور قیامت والے دن ان مقدس ہستیوں کی شفاعت نصیب فرما۔ آمین یا رب العالمین بجاہ النبیؐ و آلہ الطاہرینؑ۔

اور جن لوگوں نے ان مقدس ہستیوں کے مقابلہ میں جن کو اپنا راہنما بنایا ہے اُن کو اُن کے ساتھ محشور فرما۔

۵۔ قیامت

سوال: قیامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: خالقِ کائنات نے ایک ایسا دن مقرر فرمایا ہے جسے روز جزا کہتے ہیں۔ "مالك یوم الدین" فیصلے کے دن کا مالک ہے۔ ہر شخص کا نامہ اعمال اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ میزان عدل پر تولا جائے گا۔ جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے اور جن کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے وہ

جہنم میں جائیں گے ۔

میرے اللہ ہمارے گناہوں اور ظلم وزیادتی کو نہ دیکھ، اپنا فضل وکرم فرما اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کی شفاعت وسفارش ہمیں نصیب فرما ۔

ہمارے دامن میں تیری رحمت کی امید، محبت اہلبیتؑ اور عزاداری مظلوم کربلا کے سوا کچھ نہیں ۔ ہمیں سیرت اہل بیتؑ پر چلنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری بخشش فرما ۔ انشاء اللہ

فروع دین یا اعمال وعبادات

سوال: فروع دین سے کیا مراد ہے اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: فروع جمع ہے فرع کی ۔ فرع کا معنی اور مطلب شاخ ۔ یعنی جیسے اصول دین سے مراد دین کی بنیادیں ہے ۔ اسی طرح فروع سے مراد شاخیں ۔ یعنی اصول پر اعتقاد رکھ کر اس کے مطابق عمل کرنا ۔

فروع دین کی تعداد تو زیادہ ہے مگر دس زیادہ مشہور ہیں یعنی اعمال و عبادات وغیرہ

۱ ۔ نماز، ۲ ۔ روزہ، ۳ ۔ حج، ۴ ۔ زکوٰۃ، ۵ ۔ خمس ۶ ۔ جہاد ۷ ۔ تولاّ، ۸ ۔ تبرّا، ۹ ۔ امر بالمعروف، ۱۰ ۔ نہی عن المنکر

سوال: تقلید سے کیا مراد ہے؟

جواب: فروعات دین پر گفتگو سے پہلے ایک ضروری مسئلہ تقلید ہے جس کا جاننا ہر مومن مسلمان کے لئے ضروری ہے ۔

چونکہ اصولِ دین کا دلیل سے ماننا ضروری ہے لیکن اعمال وعبادات میں عالم دین مجتہد کے احکامات پر چلنے کا نام تقلید ہے ۔ یہ ایک فطری مسئلہ ہے ۔

چونکہ ہر انسان ہر میدانِ علم کا ماہر نہیں ہوسکتا جیسے مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، مکان بنانے کے لئے انجینئر اور آرکیٹکٹ کے پاس اور مقدمہ لڑے کے لیے وکیل کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح مسائل دین میں عالم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے فروعات عبادات واعمال کے بجالانے میں عالم دین مجتہد کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اسی کا نام تقلید ہے (تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں ہے)۔ الغرض شریعت مقدسہ پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے: ① یا آدمی عالم دین ہو ② کسی مجتہد کی تقلید کرے ③ احتیاط پر عمل کرے۔

بہر حال عراق یعنی نجف اشرف اور ایران میں مذہب اہلبیتؑ کے بڑے بڑے علما موجود ہیں۔ جن کے رسالہ عملیہ لکھے ہوئے ہیں۔ الحمد للہ پاکستان میں مذہب اہلبیتؑ اور فقہ آل محمدؐ کے مجتہد جن کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی ہے، موجود ہیں۔ مسائلِ دینیہ میں اُن کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے اور اُن سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

بحمد للہ انہوں نے صرف فروع دین، اعمال وعبادات میں صرف یہی خدمت نہیں کی۔ بلکہ اصول دین میں بھی مدلل راہنمائی فرمائی ہے۔ انکی عقائد حقہ پر کتب، تفسیر قرآن، مناظرہ، مسائل فقہ پر ان کی کتاب "قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ" دو جلدوں پر مشتمل ہے آسانی سے دستیاب ہے اور ہر میدان میں کتب موجود ہیں اُن سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں اعمال کے بارے بھی ہم انکے فتاویٰ پر عمل کرتے ہوئے مسائل تحریر کریں گے۔

نماز

اللہ تعالیٰ کی نعمات کا شکر ادا کرنے کا منظم طریقہ نماز ہے۔

سوال: نماز کا وجوب قرآن کی روشنی میں ثابت کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا

بے شک نماز مومنین پر واجب کر دی گئی ہے ۔

دوسرے مقام پر خالق کائنات فرماتا ہے: ۔

اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

"نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو"

فرمان رسالت مآب ہے: مومن اور مشرک کے درمیان فرق نماز ہے ۔

ائمہ معصومینؑ فرماتے ہیں:

من ترك الصلوٰۃ متعمّدًا فقد كفر

جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا ۔

حدیث میں ہے: اَوَّلُ مَا سُئِلَتْ بِهِ النَّاسُ الصَّلٰوۃ اِنْ قَبِلَتْ قُبِلَ مَا سِوَاهَا وَاِن رُدَّتْ رُدَّهَا مَا سِوَاهَا ۔ "سب سے پہلے محشر میں لوگوں سے نماز کا سوال ہوگا ۔ اگر نماز قبول ہوگی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے اگر یہ رد ہو گی تو تمام اعمال رد ہو جائیں گے" ۔

سوال: نماز واجب کیوں ہے؟

جواب: قرآن پاک میں بار بار نماز قائم کرنے کا حکم ہے ۔ یعنی ایک وجہ تو حکم خدا ہے، دوسری وجہ خداوند کریم کی عطا کردہ نعماتِ کثیرہ کا شکر ادا کرنے کا نام نماز ہے ۔ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ۔ یعنی تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے ۔

عبودیت کا تقاضا ہے کہ اپنے معبود برحق کی بارگاہ میں پیش ہو کر اُس کا

شکرادا کیا جائے ۔ چونکہ خالق کا فرمان ہے: ۔

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

"کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا ۔تم میرا شکر ادا کرو اور کفر اختیار نہ کرو" ۔

سوال: واجب نمازیں کتنی ہیں؟

جواب: واجب نماز درج ذیل ہیں: ۔

۱ ۔نمازِ پنجگانہ یومیہ، ۲ ۔نماز آیات، ۳ ۔نماز جنازہ (نماز میت)
۴ ۔ نماز طواف جو کہ حج کے موقع پر طواف کعبہ کے بعد ۔ ۵ ۔ والدین کی قضا نمازیں، ۶ ۔نذر، قسم، عہد اور اجارہ کی نمازیں

سوال: پنجگانہ نمازوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: روانہ پانچ نمازیں پڑھی جاتی ہیں ۔ان کو نماز پنجگانہ کہتے ہیں ۔

۱ ۔ صبح کی نماز	دو رکعت
۲ ۔ ظہر کی نماز	چار رکعت
۳ ۔ عصر کی نماز	چار رکعت
۴ ۔ مغرب کی نماز	تین رکعت
۵ ۔ عشاء کی نماز	چار رکعت

سوال: نماز کی تیاری سے کیا مراد ہے ۔کون سے امور نماز ادا کرنے سے پہلے ضروری ہیں؟

جواب: نماز کی ادائیگی سے پہلے نماز کی تیاری کی جاتی ہے ۔تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں ہے ۔البتہ چند ایک امور کا ذکر ضروری ہے ۔

✯ لباس کا پاک و مباح ہونا ۔

☆ وضو یا غسل یا تیمم کرنا

☆ قبلہ کی شناخت

☆ نماز کے مقام کا پاک ہونا۔خصوصاً مقام سجدہ کا پاک ہونا۔

☆ ریشم کا لباس اور سونے کی انگوٹھی وغیرہ مردوں کے لیے حرام ہے۔

سوال: نماز قصر کے احکام بیان کریں؟

جواب: سفر کے دوران اگر مندرجہ ذیل شرائط مسافر پائی جائیں تو چار رکعت والی نماز یعنی ظہر، عصر اور عشاء کو قصر (آدھی) یعنی دو رکعت پڑھے۔لیکن صبح والی چونکہ ہے ہی دو رکعت تو اسے دو ہی پڑھے اور مغرب بھی مکمل نماز یعنی تین رکعت ہی پڑھنا چاہیے۔

شرائط سفر: سفر آٹھ فرسخ جو کہ ۲۷ میل دو فرلانگ ۴۰ گز یعنی تقریباً ساڑھے ۴۳ کلومیٹر ہو۔یہ سفر یک طرفہ ہو یا آمد و رفت یعنی دو طرفہ ہو۔ چاہے اسی دن وہاں سے واپس آئے یا سفر دس دن سے کم ہو تو چار رکعتی نماز قصر پڑھے۔اور اسی طرح روزہ بھی نہ رکھے، روزہ کی قضا بعد میں آ کر کرے۔

البتہ ان چار مقامات پر: (۱) مسجد الحرام (مکہ مکرمہ)، (۲) مسجد نبوی (مدینہ منورہ)، (۳) مسجد کوفہ، (۴) سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک میں جو حدود حرم ہیں اُن میں نماز پوری پڑھے۔البتہ اُن پرانی حدود حرم سے باہر نماز قصر پڑھے۔(بمطابق فتویٰ آیت اللہ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اب سفر گاڑیوں پر ہے جہاز اور دیگر ذرائع سفر پر اب تکلیف نہیں ہوتی تو کیا اب بھی نماز قصر اور روزہ بعد میں قضا کرے؟

جواب: احکام قرآنی قیامت تک کے لیے ہیں۔قرآن مجید میں واضح احکام

ہیں کہ نماز قصر اور روزہ (اگر مریض ہے یا مسافر) قضا کرے۔

اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کی اطاعت چاہتا ہے۔اس خالق کائنات کو علم تھا کہ گاڑیاں بھی ہوں گی، جہاز بھی ہوں گے اور شائد آئندہ دور میں اس سے بھی تیز ذرائع نقل و حرکت بن جائیں۔ مگر احکام خداوندی مستقل ہیں۔ لہٰذا اطاعت پروردگار لازم ہے۔اور اگر کوئی شخص سفر میں عمداً نماز پوری پڑھے اور روزہ بھی رکھے تو یہ اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔اسی طرح سفر کے دوران قضا ہونے والی نماز بھی حضر میں آکر قصر ہی پڑھے گا۔

البتہ وہ لوگ جن کا پیشہ سفر ہے یا کثیر السفر ہے وہ نماز سفر کے دوران پوری پڑھیں اور روزہ بھی رکھیں۔(مزید تفصیلات "قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ میں ملاحظہ فرمائیں)

سوال: وضو سے کیا مراد ہے؟ قرآن پاک سے وضو کا طریقہ ثابت کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز سے پہلے دو اعضاء کا دھونا اور دو کا مسح کرنا وضو کہلاتا ہے۔

سورہ مائدہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورہ مائدہ پارہ ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو اپنے منہ کو اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔اور اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرو۔

یعنی وضو میں دو دھونے (چہرہ اور ہاتھوں کا کہنیوں سمیت ہونا) ہیں اور دو مسحے (سر اور پاؤں کا مسح) ہیں۔

سوال: وضو کا مفصل طریقہ بیان کریں؟

جواب: بیت الخلاء یعنی واش روم سے فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو دھونا، تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا یہ عمل مستحب ہیں ۔اصل قرآنی وضو یہاں سے شروع ہوتا ہے:

نیت کرے: وضو کرتا ہوں واسطے نماز کے واجب قربۃً الی اللہ ۔اگر نماز کا وقت نہیں ہے یا کسی دوسری عبادت کے لیے وضو کرنا ہے تو فقط قربۃً الی اللہ کہنا کافی ہے ۔(یہ سب کچھ دل میں کہے)۔

دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی ڈالے اور پیشانی پر ڈال کر ہاتھ سے ملے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں جتنی جگہ پر انگوٹھا اور درمیانی انگلی پھیل سکتی ہے اس سے تھوڑا زیادہ دھوئے پھر بائیں اہتھ سے چلو بھر پانی لیکر دائیں ہاتھ پر ڈالے ۔

پھر دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی کہنی پر ڈالے اور کہنی سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں تک اس طرح دھوئے کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے ۔انگوٹھی کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے ۔

پھر دائیں ہاتھ سے سر کا مسح کرے ۔اس کے بعد دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کا اور بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں کا مسح کرے ۔

سوال: کیا حضرت رسولِ خدا ﷺ اور ائمہ طاہرین اسی طرح وضو کرتے تھے؟

جواب: یقیناً حضرت پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ پر وضو کرتے تھے ۔اس لئے ان کے ماننے والے بھی قرآن اور محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہیں ۔

سوال: غسل کا مکمل طریقہ لکھیں؟

جواب: غسل کے دو طریقے ہیں: ۔

۱۔ **غسل ترتیبی:** غسل کرنے سے پہلے پیشاب وغیرہ کرے تا کہ کوئی رطوبت وغیرہ پیشاب کی نالی میں نہ رہ جائے ۔ بدن پر موجود چکنائی وغیرہ کو صابن سے صاف کریں ۔یعنی صابن سارے بدن پر لگا کر اچھی طرح نہا لیں ۔ اس کے بعد مستحب ہے کہ تین مرتبہ کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کریں، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں ۔ یہ سارے کام مستحب ہیں ۔اب نیت کرے غسل (جو بھی واجب ہو اس کا نام لے) کرتا رکرتی ہوں واجب قربۃً الی اللہ ۔سر اور گردن کو دھوئے تین مرتبہ پھر دائیں طرف کندھے سے لے کر پاؤں تک دھوئے تین مرتبہ پھر بائیں طرف کو اسی طرح دھویا جائے ۔

۲۔ **غسل ارتماسی:** اس میں نیت کر کے پانی میں غوطہ لگائے ۔ پاؤں کو اٹھائے اور سارے بدن کو حرکت دے ۔سر سمیت سارا بدن پانی میں ڈوب جائے ۔

سوال: کیا غسل جنابت کے بعد نماز کے لیے وضو کی ضرورت ہے؟

جواب: غسل جنابت کے بعد نماز کے لیے وضو کی ضرورت نہیں ہے ۔

سوال: تیمم سے کیا مراد ہے؟ تیمم بدلے وضو اور غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: تیمم بدلے وضو یا غسل کے ہوتا ہے جو ذیل درج حالتوں میں واجب ہے ۔

۱۔ اگر اتنا پانی نہ ہو کہ جس سے غسل یا وضو کر سکیں ۔

۲۔ اگر پانی حاصل کرنے میں جان و مال کا خوف ہو ۔

۳۔ اگر پانی کے استعمال سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہو ۔

۴۔ اگر خوف ہو کہ پانی استعمال کرے گا تو وہ خود یا کوئی دوسرا شخص پیاسا رہ جائے گا۔

۵۔ وقت نماز تنگ ہو۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کا طریقہ

نیت کریں کہ تیمم کرتا ہوں بدلے وضو یا غسل کے قربۃً الی اللہ

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایسی چیز پر ماریں جس پر تیمم کرنا جائز ہو۔ مثلاً مٹی وغیرہ۔

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو تمام پیشانی اور اس کی دونوں طرفوں پر اس جگہ سے جہاں سے سر کے بال اُگتے ہیں بھنوؤں اور ناک کے اوپر والے حصے تک کھینچیں۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر ہاتھ کے جوڑ سے لے کر انگلیوں کے سروں تک کھینچیں۔

احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے دو ضربیں بجالائیں۔ پہلے ہاتھوں کو ایک مرتبہ زمین پر مار کر پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور پھر دوسری مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر صرف ہاتھوں کی کی پشت پر پھریں۔

سوال: اذان کی کل کتنی فصلیں اور تفصیل بیان کریں؟

جواب: نماز سے پہلے نماز کے لیے لوگوں کو بلانا۔ اس کی کل اٹھارہ فصلیں (جملے) ہیں:

- ✪ پہلے چار مرتبہ: اللہُ اَکْبَرُ
- ✪ پھر دو مرتبہ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

☆ پھر دو مرتبہ : اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

☆ پھر دو مرتبہ : اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ

☆ پھر دو مرتبہ : حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

☆ پھر دو مرتبہ : حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

☆ پھر دو مرتبہ : حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ

☆ پھر دو مرتبہ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ

☆ پھر دو مرتبہ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(نوٹ: چوتھا کلمہ شہادت کو جزو اذان و اقامت کی نیت سے نہ پڑھے)

اقامت کا طریقہ

☆ پہلے دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

☆ پھر دو مرتبہ : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

☆ پھر دو مرتبہ : اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

☆ پھر دو مرتبہ : اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ

☆ پھر دو مرتبہ : حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

☆ پھر دو مرتبہ : حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

☆ پھر دو مرتبہ : حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ

☆ پھر دو مرتبہ : قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ

☆ پھر دو مرتبہ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ

☆ پھر ایک مرتبہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سوال: ادائیگی نماز کا طریقہ تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے جو

طریقہ نماز نقل فرمایا اور اپنے صحابی حماد بن عیسیٰ کو سکھایا اور جس طریقہ پر خود بھی عامل تھے وہ تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے تا کہ جو نیا شخص بھی نماز سیکھنا چاہے اس کے لیے کوئی مشکل نہ ہو۔

نماز پڑھنے کے لیے وضو کر کے جائے نماز پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔ اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو پہلے مناسب آواز میں اذان کہے پھر اقامت کہے۔ لیکن اگر جماعت کے ساتھ مسجد میں ہے تو اذان خود کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ اذان کے جملے دہرائے جائیں۔

جماعت کی نماز میں اقامت بھی ایک شخص پڑھے تو اس کے جملے ساتھ ساتھ دہرائے جائیں۔

تاہم اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اذان و اقامت پڑھنے کے بعد نماز کی نیت کرے مثلاً دو رکعت نماز صبح پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔ اسکے بعد دونوں ہتھیلیوں کو کانوں کے برابر اُٹھا کر کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس تکبیر کو تکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر کھلا چھوڑ دے۔ اپنی نظر کو سجدہ والی جگہ پر رکھے (یعنی سجدہ گاہ یا ایسی چیز جس پر سجدہ جائز ہے)

اب بالجہر یعنی مناسب اونچی آواز سے پڑھے۔ (اگر نماز صبح کی ہو تو)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

اسکے بعد دوسری سورہ پڑھنے سے پہلے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے مثلاً سورہ انا انزلنا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ ۞ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ ۞ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ ۞ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۞ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۞ (دونوں سورتیں مناسب آواز سے پڑھے)

نوٹ: اگر یہ سورۃ یاد نہ ہو تو کوئی بھی سورۃ پڑھی جا سکتی ہے۔

سورت ختم کرنے کے بعد تھوڑا سا مختصر سا توقف کرے پھر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ قیام کی حالت میں کہے اس کے بعد مختصر سا توقف کر کے رکوع میں جائے۔ اپنی نظر دونوں پاؤں کے درمیان میں رکھے اور تین مرتبہ پڑھے: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ واجب ایک مرتبہ ہے یا تین مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ پڑھے۔ اور چوتھی مرتبہ پوری تسبیح یعنی سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پھر سیدھا کھڑا ہو جائے اور پڑھے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ پھر کھڑے ہوئے کہے اَللّٰہُ اَکۡبَرُ جب اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ چکے پھر تھوڑا سا وقفہ کر کے سجدہ کی طرف جائے۔ سجدہ میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی وَبِحَمۡدِہٖ یا تین مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ پڑھے۔ اور چوتھی مرتبہ پوری تسبیح یعنی سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی وَبِحَمۡدِہٖ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کے بعد سیدھا بیٹھے زانوؤں کے بل اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے پھر حالت سکون میں کہے اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ پھر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہنے کے بعد پھر حرکت کرے ا[illegible] دوسرے سجدہ میں جائے۔ اور پھر یہی تسبیح سجدہ میں پڑھے۔ سجدہ سے سر ا[illegible] ر بیٹھ جائے اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہنے کے بعد جسم کو اٹھنے کے لیے آمادہ کرے اور اٹھتے ہوئے کہے بِحَوۡلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ

اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ اب سیدھا کھڑا ہو جائے ۔ اب سکون کی حالت میں بلند آواز سے پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اب سورہ فاتحہ پڑھے ۔ اسکے بعد سورہ توحید (لازم ہے) اسکو پڑھا جائے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

سورہ توحید پڑھنے کے بعد کہے كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ دُعا کے لیے اٹھائے اسے دُعائے قنوت کہتے ہیں اور یہ دُعا مستحب ہے ۔ یہاں یہ دُعا پڑھی جائے ۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

پھر ہاتھ نیچے رانوں پر لے آئیں پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پھر ہاتھوں کو نیچے رانوں پر لے آئیں ۔ تھوڑا توقف کرے پھر رکوع میں جائیں ۔ رکوع میں سابقہ ذکر جیسے پہلی رکعت میں پڑھا تھا پڑھا جائے ۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کے سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سجدہ میں جائے ۔ پہلی رکعت کی طرح دونوں سجدے بجالائے پھر حالت تشہد میں بیٹھ جائے اور درج ذیل ذکر پڑھے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ائمہ اہلبیتؑ کے نزدیک تشہد اتنا ہی ہے ۔ یعنی صرف دو شہادتیں ۔ تشہد میں کمی بیشی نہیں کی جا سکتی ۔ جو اپنی مرضی سے کمی یا زیادتی

کرے وہ اہلبیت علیہم السلام کا پیروکار نہیں ۔ درود میں پورے چودہ معصوم شامل ہیں ۔

اگر نماز صبح ہے یعنی دو رکعت ہے تو اس کے بعد پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اس کے بعد تین مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ کہے ۔ ہر بار ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے ۔ یہاں پر دو رکعتی نماز ختم ہو جاتی ہے ۔

اگر نماز تین رکعتی جیسے مغرب کی ہے تو تشہد اور درود پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور کھڑا ہونے کے دوران وہی جملہ کہے بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ ۔ جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو سکون کی حالت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورہ فاتحہ پڑھے (یہ ذکر آہستہ کرے) لیکن اگر تسبیحات اربعہ یاد ہوں تو پھر بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ ۔ اور ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے ۔ پھر اَللهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے ۔ وہی ذکر پڑھے ۔ پھر اسی طرح دونوں سجدے بجا لائے ۔ تشہد پڑھے اور تینوں سلام اور تین مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ کہے ۔

اگر چار رکعت نماز ہے تو تیسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد حسب سابق بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ ۔ کہہ کر کھڑا ہو جائے اور جیسے تیسری رکعت پڑھی تھی اسی طرح چوتھی رکعت پڑھے اور دونوں سجدوں کے بعد تشہد و سلام اور تین مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ پڑھ کر نماز ختم کرے ۔

نماز کے خاتمہ پر تسبیح حضرت فاطمۃ الزہراؑ پڑھے جو کہ ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ پھر دُعا مانگے اور آخر میں سجدہ شکر بجالائے۔

سجدہ شکر میں جا کر تین مرتبہ کہے: اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ یَارَبِّیْ پھر دایاں رخسار رکھ کر تین مرتبہ کہے یَااَللّٰہُ یَارَبَّاہُ یَاسَیِّدَاہُ پھر بایاں رخسار رکھ کر تین مرتبہ کہے عَفْوًا لِلّٰہِ پھر پیشانی سیدھی رکھ کر تین مرتبہ کہے شُکْرًا لِلّٰہِ

اس طرح نماز اپنے تعقیبات سمیت اختتام کو پہنچ جائے گی۔

سوال: نوافل سے کیا مراد ہے؟

جواب: صبح کے نافلہ دو رکعت جو کہ صبح کی نما سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ ظہر اور عصر کے آٹھ آٹھ رکعت نماز واجب سے پہلے۔ مغرب کے چار دو، دو کر کے نماز کے بعد۔ عشاء کے دو رکعت جو کہ نماز کے بعد بیٹھ کر ادا کئے جائیں۔

سوال: نماز بالجہر اور بالاخفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: بالجہر کا مطلب ہے اونچی آواز سے پڑھنا اور بالاخفات کا مطلب ہے آہستہ پڑھنا۔ لیکن ہونٹ ہلنے چاہیں اور محسوس ہو کہ کچھ پڑھا جا رہا ہے۔ کم از کم اپنے کان سنیں۔

نماز صبح: اونچی آواز سے۔

نماز مغرب اور نماز عشاء: پہلی دو رکعت اونچی آواز سے۔

نماز ظہر اور عصر میں بسم اللہ بلند آواز سے باقی سورتیں آہستہ۔

سوال: نماز جمعہ کی اہمیت اور طریقہ کار بیان کریں؟

جواب: نماز جمعہ کی اہمیت سورہ جمعہ کی اس آیت سے واضح ہو جاتی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

"اے ایمان والو! جمعہ کے دن جونہی تمہیں بلایا جائے اللہ کے ذکر یعنی نماز جمعہ کی طرف دوڑ پڑو اپنے کاروبار وغیرہ چھوڑ دو۔ اگر تم سمجھو تو یہی تمارے لیے بہتر ہے"۔

حدیث پیغمبر اکرمؐ ہے کہ غریب کا نماز جمعہ پڑھنا امیر شخص کے حج کے برابر ہے۔ یہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اوّل زوال کے بعد دو خطبے مختصرا اسکے بعد نماز جمعہ پڑھی جائے۔

آیت اللہ محمد حسین نجفی کے نزدیک جمعہ کی نماز واجب ہے۔ بشرطیکہ اوّل وقت پر پڑھی جائے تو پھر نماز ظہر ساقط ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد نماز عصر پڑھی جائے گی۔

طریقہ کار: دو خطبے اور دو رکعت نماز۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ جمعہ تلاوت کی جائے۔ وگرنہ نماز صبح کی طرح دو رکعت پڑھی جائے۔ البتہ دو قنوت ہیں۔ پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی جائے۔

سوال: نماز شب یعنی نماز تہجد کا مختصر طریقہ بیان کریں؟

جواب: نماز شب کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اس کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔

نماز تہجد نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے پڑھنا ہوتی ہے۔ وہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ اسکے بعد نماز شفع دو رکعت اور نماز وتر ایک رکعت پڑھے۔ کل گیارہ رکعتیں ہین۔

مختصر طریقہ نماز شب: وقت: نماز شب کا وقت آدھی رات سے لے کر طلوع صبح صادق تک ہے۔ پہلے نیت کرے دو رکعت نماز شب پڑھتا ہوں

سنت قربۃً الی اللہ ۔ دو دو کر کے ہر ایک رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید یعنی قل ھو اللہ احد پڑھے ۔

پھر دو رکعت نماز شفع پڑھے ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید پڑھے یا پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ فلق اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ والناس پڑھے ۔ اس نماز شفع میں قنوت نہیں ہے ۔ اس کے بعد ایک رکعت نماز وَتر پڑھے ۔ نیت اس طرح کرے ایک رکعت نماز وتر پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ ۔ تکبیر کے بعد ایک مرتبہ سورہ الحمد پڑھے اس کے بعد تین مرتبہ سورہ توحید یعنی قل ھو اللہ احد، تین مرتبہ سورہ فلق اور تین مرتبہ سورہ والناس پڑھے ۔ پھر قنوت کے لیے ہاتھ اٹھائے ۔ یہاں مخصوص دُعالا الٰہ الا اللہ الحیلم الکریم یا جو دُعا آتی ہے وہ پڑھے (مزید تفصیلات کے لیے اسلامی نماز جعفریہ سے رجوع کریں) تاہم رکوع وسجود کر کے تشہد وسلام کے بعد نماز ختم کرے ۔

سوال: نماز آیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: خداوند کریم تمام آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رکھے ۔

نماز آیات: یہ نماز چاند گرہن، سورج گرہن، سیاہ وسرخ آندھی، بجلی کی سخت کڑک گرج، زلزلہ اور کوئی ایسا ہولناک امر جس سے خوف پیدا ہو جائے، اس وقت یہ نماز واجب ہو جاتی ہے ۔ اس نماز کے ادا کرنے کے دو طریقے ہیں ۔

پہلا طریقہ: پہلے نیت کرے، نماز آیات پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ ۔ اس کے بعد تکبیر کہے اور سورہ حمد اور کسی دوسرے سورہ کی تلاوت کرے ۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے پھر کھڑے ہو کر سورہ حمد و دوسری سورہ پڑھ کر رکوع میں جائے ۔ اسی طرح پانچ مرتبہ کرنے کے بعد دونوں سجدے بجا

لائے ۔اور کھڑا ہوکر اسی طرح دوسری رکعت بجالائے،تشہد وسلام کے بعد نماز ختم کرے ۔

دوسرا طریقه: مختصر ہے ۔اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ نیت اور تکبیر کے بعد سورہ حمد تلاوت کریں ۔ اس کے بعد ایک سورہ کے حصے کریں ۔مثلاً سورہ توحید کے پانچ حصے کرے ۔حمد کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پہلا رکوع کرے ۔ پھر کھڑا ہو جائے قل ھو اللہ احد کہے پھر رکوع، پھر کھڑا ہو کر اللہ الصمد پڑھے پھر رکوع، پھر کھڑا ہو کر لم یلد و لم یو لد پڑھے ۔پھر کھڑا ہو کر ولم یکن لہ کفواً احد کہےاور پھر رکوع ۔

اس طرح پہلی رکعت میں پانچ رکوع اور دوسری رکعت میں بھی پانچ رکوع اور آخری رکوع سے پہلے دُعائے قنوت پڑھ لے،نماز پوری ہو جائے گی ۔

نماز جنازہ

سوال: نماز جنازہ کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: احکام میت اور دیگر ضروری احکام جو کہ موت کے وقت اور بعد میں لازم ہیں ۔انشاء اللہ ان پر تفصیلی کتابچہ لکھا جائے گا ۔چونکہ یہ ہر گھر کی ضرورت ہے تاہم اس مختصر رسالہ میں فقط نماز جنازہ کے طریقہ پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔

پہلے نیت : اس میت پر پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ ۔اس کے بعد پہلی تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے اور کانوں تک ہاتھ لے جائے، پھر درج ذیل عبارت پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

اسکے بعد دوسری تکبیر کہے اللہ اکبر اور کانوں تک ہاتھ لے جائے پھر نیچے

رانوں تک لائے پھر دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَجَمِيْعِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔

پھر تیسری تکبیر اللہ اکبر کہے، ہاتھ رانوں تک لائے پھر ہاتھ دُعا کے لیے اٹھائے اور یہ عبارت دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

پھر ہاتھ نیچے کرے۔ اب چوتھی تکبیر کے لیے ہاتھ کانوں تک لے جائے اور اللہ اکبر کہے۔ ہاتھ نیچے رانوں تک لے آئے پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْٓ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْٓئًا مُّذْنِبًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ وَاغْفِرْلَهٗ وَاحْشُرْهُ مَعَ النَّبِيِّ وَالْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ۔

اگر میت عورت کی ہو تو وہاں صیغے مؤنث کے پڑھے جائیں گے اور اگر میت نابالغ کی ہو تو آخری تکبیر سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ/اجْعَلْهَا لِاَبَوَيْهِ/لِاَبَوَيْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا۔

اسکے بعد پانچویں تکبیر کہے۔ نماز ختم کر کے سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ

توحید کی تلاوت کر کے میت کے ثواب کے لیے ایصال کریں ۔

سوال: تلقین میت سے کیا مراد ہے؟

جواب: میت کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو ایک آدمی قبر میں اتر کر میت کے شانوں کو ہلاتا ہے اور اسے ساری عبارت یاد ہو تو وہ پڑھے وگرنہ قبر کے باہر بیٹھا میت کا ولی یا کوئی شخص تلقین پڑھتا ہے ۔ اور جب اس میت کا نام آتا ہے تو وہ قبر میں موجود شخص اسکے کاندھوں کو ہلاتا ہے ۔ تاہم دفن کے فوری بعد جب فرشتے قبر میں سوال و جواب کے لیے آجاتے ہیں تو باہر بیٹھا ہوا شخص اُسے پھر یہی سبق یاد دلاتا ہے ۔

تلقین برائے مرد: اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ یا (میت اور اسکے باپ کا نام لے) هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ یا (میت اور اسکے باپ کا نام لے) اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ سَئَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَ عَنْ نَبِيِّكَ وَ عَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَ عَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَ قُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَ الْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَ الْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَاۤءِ اِمَامِيْ وَ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ اِمَامِيْ وَ جَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَ مُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ الرِّضَا اِمَامِيْ وَ مُحَمَّدُ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَاۤءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَ سَادَتِيْ وَ قَادَتِيْ وَ شُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ (میت اور اسکے باپ کا نام لیا جائے) اَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَاۤءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ يَا (میت اور اس کے باپ کا نام لیا جائے) ثَبَّتَكَ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَ هَدَاكَ اللهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَوْلِيَآئِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَ اصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَيْكَ وَ لَقِّهٖ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔

تلقین برائے عورت: اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ اِسْمَعِيْ اِفْهَمِيْ يَا (میت اور اسکے باپ کا نام لے) هَلْ اَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَ اِمَامُ افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

وَالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حُجَجُ اللهِ
عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا (میت اور اسکے باپ کا نام لے)
اِذَا اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ
سَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكِ وَ عَنْ نَبِيِّكِ وَ عَنْ دِيْنِكِ وَعَنْ كِتَابِكِ وَعَنْ قِبْلَتِكِ وَ
عَنْ اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ وَ قُوْلِيْ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَ الْكَعْبَةُ
قِبْلَتِيْ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى
اِمَامِيْ وِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَآءِ اِمَامِيْ وَ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ
اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَ مُوْسَى
الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَ عَلِيُّ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَ عَلِيٌّ الْهَادِيْ
اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَآءِ صَلَوَاتُ
اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ وَ شُفَعَآئِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ
اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمِيْ (میت اور اسکے باپ کا نام لیا
جائے) اَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ
الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَّاَنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ
حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ
حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتِ
يَا (میت اور اسکے باپ کا نام لیا جائے) ثَبَّتَكِ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَهَدَاكِ اللهُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّعَرَّفَ اللهُ بَيْنَكِ وَ بَيْنَ اَوْلِيَآئِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ
رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ وَلَقِّهَا
مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ۔

تلقین پڑھنا تین مرتبہ مستحب ہے: ۔(۱) سانس نکلتے وقت (۲) جب میت کو قبر میں لٹایا جائے (۳) دفن کے فوراً بعد جب لوگ پیچھے ہٹ جائیں تو قبر کے سرہانے بیٹھ کر پڑھی جائے ۔ تلقین میں وہی عقیدہ بیان کیا جاتا ہے جو بچپن میں بچہ کی پیدائش کے فوراً بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہہ کر بیان کیا جاتا ہے ۔

سوال: نماز وحشت قبر سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسے نماز ہدیہ میت بھی کہتے ہیں ۔ مستحب ہے کہ دفن کی پہلی رات مغربین کے بعد دو رکعت پڑھی جائے ۔

نیت: نماز وحشت پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ ۔ تکبیر کے بعد سورہ الحمد اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے ۔ رکوع و سجود کے بعد دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ انا انزلنا پڑھے ۔ پھر اسی طرح رکوع و سجود و تشہد و سلام کے بعد نماز ختم کرے ۔ پھر اس کا ثواب میت کا نام اور اس کے والد کا نام لے کر ایصال ثواب کرے ۔ خداوند کریم اس سے عذاب قبر ہٹا دیتا ہے ۔

روزہ

سوال: روزہ کی اہمیت قرآن سے بیان کریں؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے قبل بھی لوگوں پر روزے واجب تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ ۔

روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب شرعی یعنی اتمعا الصیام الی الیل

یعنی رات کو روزہ افطار کیا جائے ۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب ہیں البتہ کچھ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے ۔ مثلاً دونوں عیدوں کے دن، سفر میں جہاں شریعت نے اجازت دی ہے ۔ عاشورا کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے البتہ فاقہ رکھنا مستحب ہے ۔

حج

سوال: وجوب حج سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ (پارہ نمبر ۴)

اللہ کے لیے خلق خدا پر خانہ کعبہ کا حج لازم ہے اس شخص پر جو اس کی استطاعت رکھتا ہو اور جو کفر اختیار کرے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے ۔ یہاں ترک حج کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: حج ہر انسان پر جو صاحب استطاعت ہو واجب ہے مگر حج نہ کرے اور ٹال مٹول کرتا رہے کہ اس سال نہیں اگلے سال اور اسی دوران مر جائے تو وہ میرے دین پر نہیں مرے گا ۔ (من لا یحضرہ الفقیہ)

بہرحال حج ہر مسلمان پر جو استطاعت رکھتا ہو زندگی میں ایک مرتبہ واجب ہے ۔ خداوند کریم سب مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرمائے ۔

زکوٰۃ

سوال: زکوٰۃ کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید میں جہاں نماز کا حکم ہے انہی مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم ہے ۔ چونکہ اس کا وجوب ضروریات اسلام میں سے ہے ۔ جو شخص اس کا

عمداً انکار کرے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنے مال سے زکوٰۃ دے کر اسے پاک کرو تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو۔

(مزید تفصیلات فقہ کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں)

خمس

فروعات دین میں سے پانچویں فرع خمس ہے۔

سوال: خمس سے کیا مراد ہے تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

"اور جان لو کہ جو مال غنیمت تم حاصل کرو اسکا پانچواں حصہ مخصوص خدا، رسولؐ اور انکی قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے، اگر تم خدا پر ایمان رکھتے ہو"۔(پارہ نمبر ۱۰)

اپنی آمدن میں سے سال کے اخراجات نکال کر جو بچت ہو جائے اس میں پانچواں حصہ بطور خمس نکالا جائے۔ پھر اس کے دو حصے سہم امام اور سہم سادات ہیں (مزید تفصیلات فقہ کی کتابوں میں ملاحظہ کریں)

جہاد

سوال: جہاد سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ کی راہ میں جنگ کرنا بشرطیکہ نبیؐ و امامؑ وقت کی اجازت ہو۔ البتہ دفاعی جہاد ہر وقت لازم ہوتا ہے۔

امر بالمعروف

سوال: امر بالمعروف سے کیا مراد ہے؟

جواب: امر بالمعروف سے مراد ہے کہ خود بھی نیک کام کرے اور دوسرے کو بھی باطریق احسن نیک کام کرنے کی ہدایت کرے۔ جیسے سچ بولنے، پورا تولنے، امانت کو ادا کرنے، وعدہ کی وفا کرنے، امانت کو ادا کرنے وغیرہ کی تاکید کرے۔

نہی عن المنکر

سوال: نہی عن المنکر سے کیا مراد ہے؟

جواب: خود بھی بُرے کاموں سے پرہیز کرے اور دوسروں کو بھی بُرے کاموں سے پرہیز کی ترغیب دے۔ جیسے جھوٹ بولنے، امانت میں خیانت کرنے، ریاکاری، زناکاری، چوری چکاری کرنے اور شراب خواری اور منشیات کا استعمال وغیرہ

تولّا

سوال: تولّا سے کیا مراد ہے؟

جواب: محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی دل میں محبت و مؤدت رکھنا اور ان کے فرامین پر عمل کرنا۔

تبرّا

سوال: تبرّا سے کیا مراد ہے؟

جواب: دل سے محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری اختیار کرنا۔ تبرا کا معنی برأت یعنی دوری، یعنی کہ وہ کام جو دشمنان اہلبیتؑ کرتے ہیں ان سے اجتناب اور سیرت اہلبیتؑ پر عمل کرنا۔

قرآن پاک

سوال: قرآن پاک کی اہمیت اور تلاوت کا ثواب بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب ہے۔ذالك الكتاب لا ريب فيه هدىً للمتقين۔ بسم اللہ کی "ب" سے والناس کی "س" تک یہ کتاب برحق ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہے۔بغیر طہارت کے اس کو چھوانہیں جاسکتا۔لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ اس کا دیکھنا، پڑھنا، اس سے محبت کرنا سب عبادت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم تحفہ ہے جو اپنے نبی آخرؐ کو عطا فرمایا۔ اور یہ نبی اکرمؐ کا زندہ معجزہ خالدہ ہے۔ اس کتاب مقدس کی کل ۶۶۶۶ آیات ہیں۔سورہ مبارکہ ۱۱۴ ہیں۔کل حروف ۲۶۷۰۵۳،کل نقاط ۱۰۵۶۸۴،کل پیش ۸۸۰۴،کل زبر ۵۳۲۴۳،کل زیر ۳۹۵۸۲ ہیں۔

سورہ توبہ کے علاوہ ہر سورہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔جبکہ سورہ نمل میں دو مرتبہ بسم اللہ ہے۔لفظ اللہ قرآن میں ۲۶۸۰ مرتبہ، لفظ محمدؐ ۴ مرتبہ اور لفظ یوم ۳۶۵ مرتبہ آیا ہے۔

سوال: کیا قرآن پاک کو حفظ کرنا لازم ہے یا اس میں تدبر کرنا ہے؟

جواب: اگر خدا ہمت دے تو حفظ کیا جائے لیکن حفظ کی نسبت اس کلام الہٰی میں غور و فکر کرنا لازم ہے۔خداوند کریم کا فرمان ہے:افلا یتدبرون القرآن

سوال: آیات سجدہ سے کیا مراد ہے؟ کل سجدے جن کا قرآن میں ذکر ہے کتنے ہیں اور واجب سجدے کتنے ہیں اور کن کن سورتوں میں ہیں؟

جواب: قرآن پاک کی وہ آیات جن کو پڑھنے سے سجدہ فوراً واجب ہوجاتا ہے آیات سجدہ کہلاتی ہیں۔

واجب سجدہ قرآنی چار ہیں۔ان آیات کے پڑھنے سے فوراً سجدہ واجب

ہو جاتا ہے ۔ پارہ نمبر ۲۱، ۲۴، ۲۷ اور ۳۰ ۔

اس لیے نماز میں وہ سورتیں پڑھی جائیں جن میں سجدہ واجب نہیں ہے ۔

سجدہائے قرآنی کی تفصیل: قرآن میں پندرہ مقامات پر سجدے ہیں جن میں سے چار مقامات الم سجدہ ۲۱ پارہ، حم سجدہ ۲۴ پارہ، النجم ۲۷ پارہ اور اقراء ۳۰ پارہ ان میں سجدہ واجب ہے ۔ باقی گیارہ مقامات پر مستحب ہے ۔ اس سجدہ تلاوت میں سجدۂ نماز والی شرائط اور پابندیوں کا ملحوظ خاطر رکھنا ضروری نہیں ۔ یہ سجدہ بے طہارت، خلاف قبلہ، بغیر اعضاء سبع اور بلا قید ما یصح علیہ السجود کے کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں کوئی ساز کر خدا کیا جا سکتا ہے ۔ (قوانین الشریعہ)

آیات سجدہ کی تلاوت کرنے والے، سننے والے پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے ۔

سوال: ولایت اہلبیت علیہم السلام سے کیا مراد ہے اور یہ کیوں ضروری ہے؟

جواب: ولایت اہلبیت علیہم السلام سے مراد ہے کہ محبت و مؤدت محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام یعنی اقرار واحدانیت خدا اور نبوت و رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمان کے مطابق حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد امجاد حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام سے لے کر حضرت امام زمانہ امام مہدی علیہ السلام تک تمام معصوم ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے ساتھ محبت، ان کی ذات کے ساتھ محبت، ان کی سیرت کے ساتھ محبت اور ان کی اطاعت کرنا ۔ اُن کے فرمان کے مطابق زندگی گزارنا، اُن کے فرمان کے مطابق تمام اعمال بجا لانا محبت اہلبیتؑ کہلاتا ہے ۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ زبان سے کہا جائے ہم پنجتن پاکؑ سے، چودہ معصومین علیہم السلام سے بھی محبت کرتے ہیں اور اعمال سارے کے سارے پنجتن پاک کے مخالفوں والے کیے جائیں: یعنی

ع دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

آدھا تیتر آدھا بٹیر نہیں۔ یا تو پنجتن پاکؑ کا ہو جا یا اُن کے مخالفین کو مان۔ سورہ شوریٰ میں خداوند کریم نے جو حکم اپنے نبیؐ کو دیا ہے کہ میرا پیغمبرؐ ان سے کہہ دے قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ

اے رسولؐ! ان سے کہہ دے میں تم سے کچھ نہیں چاہتا مگر میرا اجر رسالت یہ ہے کہ میرے اہل بیتؑ سے محبت کرو۔ یعنی یہی میرا اجر رسالت ہے۔ تمام اعمال کا دارومدار محبت اہلبیتؑ پر ہے یعنی اگر دل میں محبت اہل بیت علیہم السلام ہے اور اعمال بھی ان کی سیرت طیبہ کے مطابق ادا کیے ہیں تو وہ اعمال قبول ہوں گے وگرنہ:

ع بے حبّ اہل بیت عبادت حرام ہے

لہٰذا اپنے پرائے جو بھی سیرت رسولؐ اور آل رسولؑ کے علاوہ کسی طریقہ پر عمل کریں گے وہ قبول نہ ہوگا۔ یا احکام اہلبیت علیہم السلام کے علاوہ عبادات میں کمی بیشی کریں گے وہ اہلبیتؑ کا طریقہ نہیں ہوگا تو سند قبولیت نہیں ملے گی۔

لہٰذا ولایت و محبت اہل بیتؑ کا چراغ دل میں جلا کر سیرت اہل بیتؑ پر عمل کریں۔ خداوند کریم محمدؐ و آل محمدؑ کا صدقہ تمام عبادات و اعمال قبول فرمائے گا۔

عزاداری

سوال: عزاداری امام حسین علیہ السلام سے کیا مراد ہے، صحیح عزداری کا معیار کیا ہے اور اسے کیسے منایا جائے؟

جواب: نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسینؑ کی شہادت عظمیٰ یعنی واقعہ کربلا کے علل و اسباب، واقعہ کربلا کے شہداء اور مظلوم کربلا کے اہل و عیال اور نبی

زادیوں کے بے مقنع و چادر بازاروں اور درباروں میں جانا۔ اللہ کی واحدانیت، رسولؐ کی رسالت، دین کی اہمیت و حقیقت کو روشناس کرانے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنا۔ ان واقعات کی یاد منانا عزاداری مظلوم کربلا کہلاتا ہے۔ عزاداری مظلوم کربلا ہماری شہ رگِ حیات ہے۔ یہ ایک ایسی درسگاہ ہے کہ جس میں ہر مذہب و ملت کے بڑے چھوٹے، مرد عورت، بچے بوڑھے سب لوگ آسکتے ہیں۔ تو ایسی درسگاہ کا معیار بھی ہونا چاہیے۔ یہ مجالس و محافل سُر، تال اور راگ و رنگ سے پاک ہونی چاہیں۔ قصے کہانیوں کی بجائے صحیح تاریخ پڑھی جائے۔ عظمت اہلبیتؑ فرامین ائمہ اہلبیتؑ اور مصائب مظلوم کربلاؑ مقصدیت کے ساتھ بیان کیے جائیں تا کہ سامعین کا مذہب اہل بیتؑ کی طرف رجحان بڑھے۔ نماز روزہ اور دیگر واجبات کی پابندی کا احساس ہو۔ خدا اور رسولؐ کی معرفت حاصل ہو۔ ائمہ اہلبیتؑ کی عظمت اور ساتھ سیرت بیان ہو۔ تا کہ ان مجالس کے انعقاد سے صحیح مومن، موحد اور آل محمدؐ کے پیروکار بن سکیں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے غلام اور تابعدار پیدا ہوں۔ اس طرح مذہب اہلبیت کی ترویج و تشریح ہو۔ عزاداری میں خود ساختہ رسومات کا خاتمہ کر کے صحیح سیرت سجاد علیہ السلام پر عمل کیا جائے۔

سوال: پروگرام عزاداری میں شبیہ بنانا مثلاً ذوالجناح، علم، تعزیہ وغیرہ کیسا ہے؟

جواب: اسلامی نقطہ نگاہ سے جاندار کی جاندار شبیہ اور بے جان کی بے جان شبیہ بنانا جائز ہے۔ گھوڑا چونکہ جاندار ہے لہٰذا اسکی شبیہ گھوڑا بنائی جا سکتی ہے یعنی امام حسینؑ کی سواری جس نے آخری وقت اپنے آقا کے ساتھ وفا کی۔ اسکی وفا اور قربانی کو یاد رکھتے ہوئے واقعہ کربلا کی یاد میں جاندار کی شبیہ بنانا جائز ہے۔ اسی طرح علم عباس علمدارؑ کی شبیہ علم بنانا جائز ہے۔ روضہ مبارک حضرت

امام حسینؑ کی شبیہ تعزیہ بنانا بھی جائز ہے۔ ہاں البتہ ان شبیہات کو نسبت کی وجہ سے احترام جائز ہے لیکن ان کو حاجت روا سمجھ کر ان سے دُعا کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کو سجدہ کرنا جائز ہے۔ یہ تو پھر بھی شبیہات ہیں ان کی اصل کو بھی سجدہ کرنا جائز نہیں۔ یہ چیزیں واقعہ کی یاد دہانی کے لئے ہیں۔ البتہ دُعا والتجا کرنا ہے تو معصوم ہستیوں کا واسطہ دیکر دُعا رب ذوالجلال سے مانگی جائے۔

سوال: کیا عزاداری امام حسینؑ میں اپنے آپ کو زخمی کرنا جائز ہے؟

جواب: عزاداری امام حسینؑ اس انداز سے منائی جائے جیسا کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ نے منائی تھی۔ چونکہ یہ دونوں معصوم امام اس واقعہ کے چشم دید گواہ بھی ہیں اور شہداء کربلا کے حقیقی وارث بھی ہیں اور اولی الامر امام بھی ہیں۔ لہٰذا ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے نہ کہ رسم ورواج کا پابند ہونا چاہیے۔ لہٰذا نہ ہی ان کے بعد والے ائمہؑ نے اپنے آپ کو لہولہان کیا بلکہ اس احسن انداز سے مجالس کا انعقاد فرماتے کہ دشمن بھی مذہب اہلبیتؑ کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جاتے۔

سوال: اگر دوران مجلس یا جلوس نماز کا وقت ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: کوشش کرنا چاہیے کہ مجلس یا جلوس عزا میں باوضو ہو کر شریک ہوں تا کہ جونہی وقت نماز ہو ائمہ اہلبیتؑ کی سیرت پر عمل کر کے مجلس کو روک کر تمام شرکاء نماز پڑھیں پھر مجلس شروع ہو۔ اور اگر جلوس کے دوران وقت نماز ہو جائے تو جلوس روک کر نماز پڑھی جائے تا کہ دُنیا کے سامنے عزاداری مظلوم کربلا کی عملی تصویر پیش کی جاسکے۔

سوال: کیا مجلس یا جلوس کے شرکاء کے لیے نیاز پکانا اور تقسیم کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں مجلس اور جلوس کے شرکاء کے لیے کھانا پکانا اور ان کو کھلانا، سبیلیں

لگنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت رسولؐ بھی ہے جیسا کہ دعوت ذوالعشیر ہ کے موقع پر انتظام کیا گیا۔

سوال: چند مقامات مقدسہ کا ذکر کریں کہاں واقع ہیں؟

جواب: خانہ کعبہ، مکہ مکرمہ میں ہے۔ حضرت رسولِ خدا کا روضۂ مبارک اور مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ہے۔ جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے جہاں پر حضرت امام حسنؑ، امام زین العابدینؑ، امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ، حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کی قبور مقدسہ ہیں۔ کربلا معلیٰ میں حضرت امام حسینؑ، حضرت عباس علمدارؑ، و دیگر شہدائے کربلا دفن ہیں۔ کربلا معلیٰ عراق میں ہے۔ نجف اشرف میں حضرت علیؑ کا مزار مقدس ہے۔ نجف اشرف بھی عراق میں ہے۔ مشہد مقدس ایران میں ہے یہاں آٹھویں امام حضرت امام علی رضاؑ کا مزار مقدس ہے۔ قم مقدسہ میں حضرت امام رضاؑ کی ہمشیرہ حضرت فاطمہؑ جو کہ معصومہ قم کے نام سے مشہور ہیں ان کا مزار ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت ابوطالبؑ، دیگر بزرگان اہل بیت کی قبور مکہ میں جنت المعلیٰ میں ہیں۔

سوال: حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا مزار کہاں ہے؟

جواب: شریکۃ الحسینؑ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا مزار مقدس شام کے شہر دمشق میں ہے۔

سوال: مومن کی علامات کون کون سی ہیں؟

جواب: علامات مومن: حضرت امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے کہ مومن کی علامات پانچ ہیں:

۱۔ پہلی علامت: اکاون رکعت نماز پڑھنا (یعنی پنجگانہ واجب نمازیں، نوافل اور نماز شب ملا کر اکاون رکعت بنتی ہیں)۔

۲۔ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا۔(یہ مومن اور منافق کی علامت ہے، مومن بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں)

۳۔خاک پر سجدہ کرنا۔خاک کربلا پر سجدہ کرنا سب سے افضل ہے۔

۴۔دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔سرخ عقیق کی انگوٹھی کی زیادہ فضیلت ہے۔

۵۔زیارت اربعین پڑھنا۔یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کے چہلم مبارک پر روضہ حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرنا۔اور اگر وہاں نہ جا سکے تو اربعین والے دن زیارت اربعین پڑھنا۔

سوال: کیا ہاتھ یا پاؤں میں سنت سجاد علیہ السلام سمجھتے ہوئے کڑا پہننا مذہب اہل بیتؑ میں صحیح ہے؟

جواب: سنت اس عمل کو کہتے ہیں جو نبیؐ یا امامؑ اپنی مرضی سے خدا کی رضا کے لئے کریں۔کسی ظلم یا جبر کی وجہ سے نہیں۔

حضرت امام زین العابدینؑ اور دیگر مخدرات عصمت کو طوق و زنجیر اور رسیاں یزیدؑ کے حکم سے جبر و ظلم کے ساتھ پہنائی گئی تھیں نہ کہ انہوں نے خوشی سے پہنی تھیں۔لہٰذا اسے سنت نہیں کہا سکتا اور نہ ہی امام زین العابدینؑ کے بعد کسی امام کا یہ طریقہ رہا ہے۔

سوال: فقہ جعفریہ میں داڑھی کا منڈوانا کیسا ہے؟

جواب: فقہ جعفریہ میں داڑھی کا منڈوانا یعنی ریزر کے ساتھ یا باریک مشین کے ساتھ کہ منڈی ہوئی لگے حرام ہے۔کم از کم اتنی ہو کہ چند قدم سے نظر آئے۔ اتنی بڑی بھی نہ ہو کہ سکھوں کے ساتھ مشابہت ہو۔قبضہ بھر کی اجازت ہے۔

سجدہ کے متعلق چند ضروری باتیں

سوال: سجدہ نماز کن کن چیزوں پر ہو سکتا ہے؟

جواب: سجدہ صرف زمین پر ہو سکتا ہے یا اس چیز پر جو زمین سے اگتی ہے بشرطیکہ وہ اُگنے والی چیز بطور خوارک اور پوشاک استعمال نہ ہوتی ہو۔ لیکن سادہ کاغذ پر سجدہ جائز ہے۔ لکھے ہوئے کاغذ سے اجتناب کیا تھے۔ ٹھیکری، پکی اینٹ اور چونہ ان سے اجتناب کیا جائے۔

ان تمام چیزوں سے جن پر سجدہ کیا جا سکتا ہے افضل زمین ہیں۔ ایسا کرنے میں زیادہ خشوع وخضوع پایا جاتا ہے۔ پھر مٹی میں سب سے افضل حضرت امام حسین علیہ السلام کی تربت مقدسہ کی سجدہ گاہ ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالی کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہے؟

جواب: غیر خدا کے لیے سجدہ جائز نہیں ہے۔ چونکہ تمام عبادات میں سے افضل عبادت نماز ہے۔ اور نماز کے تمام واجبات میں سے افضل ترین سجدہ ہے۔ اس سے بڑھ کر عجز وانکسار کا اظہار ناممکن ہے۔ اس لئے بالاتفاق سجدہ صرف خداوند کریم کی ذات اقدس کو ہے۔ غیر خدا کے لیے سجدہ حرام ہے۔ خواہ کسی معصومؑ کو کیا جائے یا غیر معصومؑ۔

سوال: اسلامی طریقہ سلام کیا ہے؟

جواب: اسلامی طریقہ سلام یہی ہے کہ سلام کرنے والا کہے "السلام علیکم" اور جواب دینے والا یہی الفاظ دہرائے یا کہے "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

سوال: سلام کرتے ہوئے کسی بزرگ کے سامنے جھکنا کیسا ہے؟

جواب: اسلام طریقہ سلام کا بیان کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا اس سے زیادہ اظہار محبت کرنا ہے تو مصافحہ کریں۔ اس سے زیادہ اظہار کرنا ہو تو معانقہ کریں یعنی بغل گیر ہوں۔

البتہ اگر کسی بزرگ کو سلام کرنا ہے تو فقط اس حد تک جھکنا جائز ہے کہ جس

پر رکوع کی حالت یا سجدہ والی حالت کا اطلاق نہ ہو۔

حرم نبیؐ اور امامؑ پر جھکنا، سجدہ کی حالت تک جانا ناجائز ہے۔

سوال: تصوف اور صوفیاء وغیرہ سے کیا مراد ہے؟ کیا مذہب اہلبیتؑ میں تصوف کی گنجائش ہے؟

جواب: الحمد للہ مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کی بنیاد اللہ کے فرمان قرآن اور حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے ارشادات پر ہے۔ کسی صوفی اور خود ساختہ عارف کے من گھڑت نظریات پر نہیں ہے۔

علامہ اقبال نے بھی کہا تھا کہ تصوف اسلام میں ایک خودرو پودا ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صوفیت اور صوفیا اسلام سب کا سب بنوامیہ کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے اہلبیت پیغمبرؑ کی عظمت کو کم کیا جائے اور ان کے مقابلے میں خود ساختہ اولیاء اور صوفیاء بنا کر پیش کئے جائیں کہ اگر اہلبیتؑ کی شان ہے تو یہ کسی دوسرے کی یہ شان نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا خود ساختہ کہانیاں بنا کر خود ساختہ ولی بنائے گئے اور لوگوں کی جہالت اور کم علمی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔

آیت الکرسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۖ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ
الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

سورة الكافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ
اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

سورة الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ۝۴

سورة الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

سورة الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَ
النَّاسِ ۝۶

زیارت وارث

یہ حضرت امام حسینؑ کی زیارت ہے اس کا پڑھنا انتہائی ثوابٍ کا موجب ہے۔ خصوصاً لیلۃ القدر کی راتوں میں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدِ ِالْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَطَعْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَایَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُّدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِيَآئَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّيْ بِكُمْ مُّؤْمِنٌ وَّبِاِيَابِكُمْ مُّوْقِنٌ بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُّتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى

شَاهِدِ کُمْ وَعَلٰی غَآئِبِکُمْ وَعَلٰی ظَاهِرِ کُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ ۔

حدیث کساء

حدیث کساء کی شہرت و مقبولیت کا کیا کہنا ۔ اس کے مستند ہونے میں کسی کو کلام نہیں آیۂ فی ہدایہ "اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَ کُمْ تَطْھِیْرًا ○" اہلبیت عصمت وطہارت کی شان میں نازل ہوئی ہے، جناب شیخ احمد بن طریح اعلی اللہ مقامہ' کتاب المنتخب فی المراثی والخطب مشہور بہ بیاض فخری اور دیگر علماء ومفسرین نے احادیث و روایات کثیرہ و متواترہ سے نقل فرمایا ہے کہ " آیۂ تطہیر" خمسہ نجبا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت فاطمہ الزہرا، حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا علیہم السّلام کے حق میں نازل ہوئی ہے ۔ حدیث کساء میں اسی آیت کے سبب نزول کی تفصیل ہے ۔

کم سے کم روزانہ ایک مرتبہ یا ہفتہ میں ایک دفعہ علی الخصوص شب جمعہ یا روز جمعہ اسکے پڑھنے کا سلسلہ قائم رکھیں ۔ انشاءاللہ تسکین قلب اور خیر وبرکت سے بہرہ مند ہوں گے ۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللہِ الْاَنْصَارِیْ عَنْ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ عَلَیْھَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللہِ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا فَاطِمَۃُ فَقُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ ۔ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ بَدَنِیْ ضُعْفًا ۔ فَقُلْتُ لَہٗ اُعِیْذُكَ بِاللہِ یَا اَبَتَاہُ مِنَ الضُّعْفِ ۔ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِیْتِیْنِیْ بِالْکِسَآءِ الْیَمَانِیْ فَغَطِّیْنِیْ بِہٖ فَاَتَیْتُہٗ بِالْکِسَآءِ الْیَمَانِیْ فَغَطَّیْتُہٗ بِہٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِذَا وَجْھُہٗ یَتَلَأْلَؤُ کَاَنَّہُ الْبَدْرُ فِیْ لَیْلَۃِ تَمَامِہٖ وَکَمَالِہٖ فَمَا کَانَتْ اِلَّا سَاعَۃً وَّاِذَا بِوَلَدِیَ الْحَسَنِ قَدْ

اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَآ اُمَّاهُ. فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَاقُرَّةَ عَيْنِيْ
وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ. فَقَالَ يَآ اُمَّاهُ اِنِّيْٓ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ
جَدِّيْ رَسُوْلِ اللهِ. فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ
الْكِسَآءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ
مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَقَالَ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَاوَلَدِيْ وَيَا صَاحِبَ حَوْضِيْ
قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ
الْحُسَيْنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ. فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ
يَاوَلَدِيْ وَيَاقُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ. فَقَالَ لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْٓ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً
طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ. فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ
جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَدَنٰى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ، وَقَالَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللهُ اَتَأْذَنُ لِيْٓ اَنْ اَكُوْنَ
مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ. فَقَالَ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَاوَلَدِيْ وَيَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ
اَذِنْتُ لَكَ. فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ
بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ يَا اَبَاالْحَسَنِ وَيَآاَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْٓ اَشَمُّ عِنْدَكِ
رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللهِ. فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ
وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللهِ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ، قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ
اَلسَّلَامُ يَآ اَخِيْ وَيَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ
عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسَاءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ
يَارَسُوْلَ اللهِ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ! وَعَلَيْكِ

اَلسَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بِضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَلَمَّا
اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللهِ بِطَرَفَيِ الْكِسَاۤءِ وَاَوْمٰى
بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَاۤءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ
وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِيْ مَا
يَحْزُنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ
عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ
الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا۔ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَاۤئِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ
سَمٰوٰتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاۤءً مَّبْنِيَّةً وَلَاۤ اَرْضًا مَدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا
شَمْسًا مُّضِيْۤئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ
هٰۤؤُلَاۤءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ الْاَمِيْنُ جَبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ
وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ
الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَاَبُوْهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوْهَا۔ فَقَالَ جَبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ
لِيْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا. فَقَالَ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ۔
فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جَبْرَآئِيْلُ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ الْعَلِيُّ الْاَعْلٰى
يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْاِكْرَامِ وَيَقُوْلُ لَكَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ
اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاۤءً مَّبْنِيَّةً وَّلَاۤ اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا
مُّضِيْۤئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِيْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ
وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ وَحْيِ اللهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ۔
فَدَخَلَ جَبْرَآئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ لِاَبِيْ اِنَّ اللهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ

يَقُوْلُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ ، يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَاللهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰٓى اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَّاللهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيْعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ثَانِيًا ، يَا عَلِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّيْنَا وَفِيْهِمْ مَّهْمُوْمٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ اِلَّا وَكَشَفَ اللهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَقَضَى اللهُ حَاجَتَهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذًا وَّاللهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ○

دعائے کمیل بن زیاد

یہ مشہور و معروف دعاؤں میں سے ہے اور علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ یہ بہترین دعاؤں میں سے ایک ہے اور یہ حضرت خضر علیہ السّلام کی دعا ہے۔ امیر المومنین علیہ السّلام نے یہ دعا، کمیل بن زیاد کو تعلیم فرمائی تھی جو حضرتؑ کے اصحاب خاص میں سے ہیں یہ دعا شب نیمہ شعبان اور ہر شب جمعہ میں پڑھی جاتی ہے۔ جو شر دشمنان سے تحفظ، وسعت و فراوانی رزق اور گناہوں کی مغفرت کا موجب ہے۔ اس دعا کو شیخ و سید ہر دو بزرگوں نے نقل فرمایا ہے۔ میں اسے

مصباح المتہجد سے نقل کر رہا ہوں اور وہ دعا شریف یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُكَ بِرَحۡمَتِكَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ وَّبِقُوَّتِكَ الَّتِیۡ قَهَرۡتَ
اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے ذریعے جو ہر شئی پر محیط ہے تیری قوت کے ذریعے جس سے

بِهَا كُلَّ شَیۡءٍ وَّخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیۡءٍ وَّ ذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیۡءٍ وَّبِجَبَرُوۡتِكَ الَّتِیۡ
تو نے ہر شئی کو زیر نگیں کیا اور اس کے سامنے ہر شئی جھکی ہوئی اور ہر شئی زیر ہے اور تیرے جبروت کے ذریعے جس سے تو

غَلَبۡتَ بِهَا كُلَّ شَیۡءٍ وَّبِعِزَّتِكَ الَّتِیۡ لَا یَقُوۡمُ لَهَا شَیۡءٌ وَّبِعَظَمَتِكَ الَّتِیۡ
ہر شئی پر غالب ہے تیری عزت کے ذریعے جسکے آگے کوئی چیز ٹھہرتی نہیں تیری عظمت کے ذریعے جس نے ہر چیز کو پر کر

مَلَاَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ وَّبِسُلۡطَانِكَ الَّذِیۡ عَلَا كُلَّ شَیۡءٍ وَّبِوَجۡهِكَ الۡبَاقِیۡ بَعۡدَ
دیا تیری سلطنت کے ذریعے جو ہر چیز سے بلند ہے تیری ذات کے واسطے سے جو ہر چیز کی فنا کے بعد باقی رہے گی اور

فَنَآءِ كُلِّ شَیۡءٍ وَّبِاَسۡمَآئِكَ الَّتِیۡ مَلَاَتۡ اَرۡكَانَ كُلِّ شَیۡءٍ وَّبِعِلۡمِكَ الَّذِیۡ
سوال کرتا ہوں تیرے ناموں کے ذریعے جنہوں نے ہر چیز کے اجزا کو پر کر رکھا ہے تیرے علم کے ذریعے جس نے

اَحَاطَ بِكُلِّ شَیۡءٍ وَّبِنُوۡرِ وَجۡهِكَ الَّذِیۡۤ اَضَآءَ لَهٗ كُلُّ شَیۡءٍ یَّا نُوۡرُ یَا قُدُّوۡسُ
ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور تیری ذات کے نور کے ذریعے جس سے ہر چیز روشن ہوئی ہے یا نور یا قدوس اے اولین میں

یَاۤ اَوَّلَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَ یَاۤ اٰخِرَ الۡاٰخِرِیۡنَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیَ الذُّنُوۡبَ الَّتِیۡ تَهۡتِكُ
سب سے اول اور اے آخرین میں سب سے آخر اے معبود میرے ان گناہوں کو معاف کر دے جو پردہ فاش

الۡعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیَ الذُّنُوۡبَ الَّتِیۡ تُنۡزِلُ النِّقَمَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیَ
کرتے ہیں خدایا! میرے وہ گناہ معاف کر دے جن سے عذاب نازل ہوتا ہے خدایا میرے وہ گناہ بخش دے

الذُّنُوۡبَ الَّتِیۡ تُغَیِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیَ الذُّنُوۡبَ الَّتِیۡ تَحۡبِسُ الدُّعَآءَ
جن سے نعمتیں زائل ہوتی ہیں اے معبود! میرے وہ گناہ معاف فرما جو دعا کو روک لیتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیَ الذُّنُوۡبَ الَّتِیۡ تُنۡزِلُ الۡبَلَآءَ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ كُلَّ ذَنۡبٍ
اے اللہ میرے وہ گناہ بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہے اے خدا میرا ہر وہ گناہ معاف فرما جو میں

اَذۡنَبۡتُهٗ وَ كُلَّ خَطِیۡٓئَةٍ اَخۡطَاۡتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَتَقَرَّبُ اِلَیۡكَ بِذِكۡرِكَ
نے کیا ہے اور ہر لغزش سے درگزر کر جو مجھ سے ہوئی ہے اے اللہ میں تیرے ذکر کے ذریعے تیرا تقرب چاہتا ہوں

وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى نَفْسِكَ وَاَسْاَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِىْ مِنْ قُرْبِكَ وَ اَنْ
اور تیری ذات کو تیرے حضور اپنا سفارشی بناتا ہوں تیرے جود کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنا قرب عطا فرما

تُوْزِعَنِىْ شُكْرَكَ وَ اَنْ تُلْهِمَنِىْ ذِكْرَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ
اور توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں اور میری زبان پر اپنا ذکر جاری فرما اے اللہ میں سوال کرتا ہوں جھکے ہوئے گرے ہوئے

مُّتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ مُّتَضَرِّعٍ اَنْ تُسَامِحَنِىْ وَ تَرْحَمَنِىْ وَ تَجْعَلَنِىْ بِقِسْمِكَ رَاضِيًا
ڈرے ہوئے کیطرح کہ مجھ سے چشم پوشی فرما مجھ پر رحمت کر اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی و قانع اور ہر قسم کے

قَانِعًا وَّفِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ
حالات میں نرم خور ہنے والا بنا دے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کیطرح جو سخت تنگی میں ہو سختیوں

فَاقَتُهٗ وَ اَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهٗ وَعَظُمَ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهٗ
میں پڑا ہوا اپنی حاجت لے کر تیرے پاس آیا ہوں اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں زیادہ رغبت رکھتا ہوں

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ وَ خَفِىَ مَكْرُكَ وَ ظَهَرَ اَمْرُكَ وَ غَلَبَ
اے اللہ تیری عظیم سلطنت اور تیرا مقام بلند ہے تیری تدبیر پوشیدہ اور تیرا امر ظاہر ہے تیرا قہر غالب

قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُوْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ لَآ اَجِدُ
تیری قدرت کارگر ہے اور تیری حکومت سے فرار ممکن نہیں خداوندا میں تیرے سوا کسی کو نہیں پاتا جو میرے گناہ

لِذُنُوْبِىْ غَافِرًا وَّلَا لِقَبَآئِحِىْ سَاتِرًا وَّلَا لِشَىْءٍ مِّنْ عَمَلِىَ الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ
بخشنے والا میری برائیوں کو چھپانے والا اور میرے برے عمل کو نیکی میں بدل دینے والا ہو تیرے

مُبَدِّلًا غَيْرَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَتَجَرَّاْتُ
سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اپنی جہالت کی وجہ سے

بِجَهْلِىْ وَسَكَنْتُ اِلٰى قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِىْ وَمَنِّكَ عَلَىَّ اَللّٰهُمَّ مَوْلَاىَ كَمْ مِّنْ
برات کی اور میں نے تیری قدیم یاد آوری اور اپنے لیے تیری بخشش پر بھروسہ کیا ہے اے اللہ: میرے مولا کتنے ہی

قَبِيْحٍ سَتَرْتَهٗ وَ كَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَاۤءِ اَقَلْتَهٗ وَ كَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّ قَيْتَهٗ
گناہوں کی تو نے پردہ پوشی کی اور کتنی ہی سخت بلاؤں سے مجھے بچالیا کتنی ہی لغزشیں معاف فرمائیں اور کتنی ہی

وَ كَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ وَ كَمْ مِّنْ ثَنَآءٍ جَمِيْلٍ لَّسْتُ اَهْلًا لَّهٗ نَشَرْتَهٗ اَللّٰهُمَّ
برائیاں مجھ سے دور کیں تو نے میری کتنی ہی تعریفیں عام کیں جن کا میں ہر گز اہل نہ تھا اے معبود!

عَظُمَ بَلَآئِيْ وَاَفْرَطَ بِيْ سُوْٓءُ حَالِيْ وَقَصُرَتْ بِيْ اَعْمَالِيْ وَقَعَدَتْ بِيْٓ اَغْلَالِيْ

میری مصیبت عظیم ہے بدحالی کچھ زیادہ ہی بڑھ چکی ہے میرے اعمال بہت کم ہیں گناہوں کی زنجیر نے مجھے جکڑ

وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَّفْعِيْ بُعْدُ اٰمَالِيْ وَخَدَعَتْنِيْ الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا وَنَفْسِيْ

لیا ہے لمبی آرزوؤں نے مجھے اپنا قیدی بنا رکھا ہے دنیا نے دھوکہ بازی سے اور نفس نے جرائم اور حیلہ سازی

بِجِنَايَتِهَا وَمِطَالِيْ يَا سَيِّدِيْ فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ لَّا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِيْ

سے مجھ کو فریب دیا ہے اے میرے آقا میں تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری بدعملی و بدکرداری

سُوْٓءُ عَمَلِيْ وَفِعَالِيْ وَلَا تَفْضَحْنِيْ بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّيْ وَلَا

میری دعا کو تجھ سے نہ روکے اور تو مجھے میرے پوشیدہ کاموں سے رسوا نہ کرے جن میں تو میرے راز کو جانتا

تُعَاجِلْنِيْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهٗ فِيْ خَلَوَاتِيْ مِنْ سُوْٓءِ فِعْلِيْ وَاِسَآءَتِيْ

ہے اور مجھے اس پر سزا دینے میں جلدی نہ کر جو میں نے خلوت میں غلط کام کیا برائی کی ہمیشہ

وَدَوَامِ تَفْرِيْطِيْ وَجَهَالَتِيْ وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِيْ وَغَفْلَتِيْ وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِيْ

کوتاہی کی اس میں میری نادانی، خواہشوں کی کثرت اور غفلت بھی ہے اور اے میرے اللہ تجھے اپنی عزت

فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ رَءُوْفًا وَّ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا اِلٰهِيْ وَ رَبِّيْ مَنْ لِّيْ

کا واسطہ میرے لیے ہر حال میں مہربان رہ اور تمام امور میں مجھ پر عنایت فرما میرے معبود میرے رب تیرے

غَيْرُكَ اَسْئَلُهٗ كَشْفَ ضُرِّيْ وَالنَّظَرَ فِيْٓ اَمْرِيْ اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ اَجْرَيْتَ عَلَيَّ

سوا میرا کون ہے جس سے سوال کروں کہ میری تکلیف دور کردے اور میرے معاملے پر نظر رکھ میرے معبود اور میرے

حُكْمًا اتَّبَعْتُ فِيْهِ هَوٰى نَفْسِيْ وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيْهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّيْ

مولا تو نے میرے لیے حکم صادر فرمایا لیکن میں نے اس میں خواہش کا کہا مانا اور میں دشمن کی فریب کاری سے بچ نہ

فَغَرَّنِيْ بِمَآ اَهْوٰى وَاَسْعَدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَآءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ مِنْ

سکا اس نے میری خواہشوں میں دھوکہ دیا اور وقت نے اسکا ساتھ دیا پس تو نے جو حکم صادر کیا میں نے اس میں تیری

ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ

بعض حدود کو توڑا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کی پس اس معاملہ میں مجھ پر لازم ہے تیری حمد بجالانا اور میرے

ذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِيْ فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ قَضَآؤُكَ وَاَلْزَمَنِيْ حُكْمُكَ وَبَلَآؤُكَ

پاس کوئی حجت نہیں اس میں جو فیصلہ تو نے میرے لیے کیا ہے اور میرے لیے تیرا حکم اور تیری آزمائش لازم ہے

وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَآ اِلٰهِيْ بَعْدَ تَقْصِيْرِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ مُعْتَذِرًا نَادِمًا

اور اے اللہ میں تیرے حضور آیا ہوں جب کہ میں نے کوتاہی کی اور اپنے نفس پر زیادتی کی ہے میں عذر خواہ و پشیماں،

مُنْكَسِرًا مُّسْتَقِيْلًا مُّسْتَغْفِرًا مُّنِيْبًا مُّقِرًّا مُّذْعِنًا مُّعْتَرِفًا لَآ اَجِدُ مَفَرًّا

ہارا ہوا، معافی کا طالب، بخشش کا سوالی، تائب گناہوں کا اقراری، سرنگوں اور اقبال جرم کرتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہوا

مِمَّا كَانَ مِنِّيْ وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْٓ اَمْرِيْ غَيْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِيْ

نہ اس سے فرار کی راہ ہے نہ کوئی جائے پناہ کہ اپنے معاملے میں اسکی طرف توجہ کروں سوائے اسکے کہ تو میرا عذر قبول کر

وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ. اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّيْ

اور مجھے اپنی وسیع تر رحمت میں داخل کر لے اے معبود! بس میرا عذر قبول فرما میری سخت تکلیف پر رحم کر اور بھاری

وَفُكَّنِيْ مِنْ شَدِّ وَثَاقِيْ يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِيْ وَرِقَّةَ جِلْدِيْ وَدِقَّةَ عَظْمِيْ يَا

مشکل سے رہائی دے اے پروردگار میرے کمزور بدن، نازک جلد اور باریک ہڈیوں پر رحم فرما اے وہ

مَنْ بَدَءَ خَلْقِيْ وَذِكْرِيْ وَتَرْبِيَتِيْ وَبِرِّيْ وَتَغْذِيَتِيْ هَبْنِيْ لِاِبْتِدَآءِ كَرَمِكَ

ذات جس نے میری خلقت ذکر، پرورش، نیکی اور غذا کا آغاز کیا اپنے پہلے کرم اور گزشتہ نیکی کے تحت

وَسَالِفِ بِرِّكَ بِيْ يَآ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَ رَبِّيْٓ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِيْ بِنَارِكَ بَعْدَ

مجھے معاف فرما اے میرے معبود میرے آقا اور میرے رب کیا میں یہ سمجھوں کہ تو مجھے اپنی آگ کا عذاب دے گا

تَوْحِيْدِكَ وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِيْ مِنْ مَّعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ بِهٖ لِسَانِيْ مِنْ

جبکہ تیری توحید کا معترف ہوں اسکے ساتھ میرا دل تیری معرفت سے لبریز ہے اور میری زبان تیرے ذکر میں

ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهٗ ضَمِيْرِيْ مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِيْ وَدُعَآئِيْ خَاضِعًا

لگی ہوئی ہے میرا ضمیر تیری محبت سے جڑا ہوا ہے اور اپنے گناہوں کے سچے اعتراف اور تیری ربوبیت کے

لِّرُبُوْبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَّبَّيْتَهٗ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ

آگے میری عاجزانہ پکار کے بعد بھی تو مجھے عذاب دے گا۔ ہرگز نہیں! تو بلند ہے اس سے کہ جسے پالا ہو اسے ضائع

اَدْنَيْتَهٗ اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهٗ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَآءِ مَنْ كَفَيْتَهٗ وَ رَحِمْتَهٗ

کرے یا جسے قریب کیا ہو اسے دور کرے یا جسے پناہ دی ہو اسے چھوڑ دے یا جسکی سرپرستی کی ہو اور اس پر مہربانی کی

وَلَيْتَ شِعْرِيْ يَا سَيِّدِيْ وَاِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰى وُجُوْهٍ خَرَّتْ

ہو اسے مصیبت کے حوالے کر دے اے کاش میں جانتا اے میرے آقا میرے معبود! اور میرے مولا کہ کیا تو ان چہروں

لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَّ عَلٰٓى اَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً وَ بِشُكْرِكَ

کو آگ میں ڈالے گا جو تیری عظمت کے سامنے سجدے میں پڑے ہیں اور ان زبانوں کو جو تیری توحید کے بیان میں سچی

مَادِحَةً وَّ عَلٰى قُلُوْبٍ اعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَّ عَلٰى ضَمَآئِرَ حَوَتْ مِنَ

ہیں اور شکر کے ساتھ تیری تعریف کرتی ہیں اور ان دلوں کو جو تحقیق کیساتھ تجھے معبود مانتے ہیں اور انکے ضمیروں کو جو تیری

الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً وَّ عَلٰى جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰٓى اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ

معرفت سے پر ہو کر تجھ سے خائف ہیں تو انہیں آگ میں ڈالے گا؟ اور ان اعضاء کو جو فرمانبرداری سے تیری عبادت

طَآئِعَةً وَّ اَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَآ اُخْبِرْنَا

گاہوں کی طرف دوڑتے ہیں اور یقین کے ساتھ تیری مغفرت کے طالب ہیں (تو انہیں آگ میں ڈالے) تیری ذات

بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَبِّ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ عَنْ قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَآءِ

سے ایسا گمان نہیں، نہ یہ تیرے فضل کے مناسب ہے اے کریم اے پروردگار! دنیا کی مختصر تکلیفوں اور مصیبتوں کے

الدُّنْيَا وَ عُقُوْبَاتِهَا وَمَا يَجْرِيْ فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ عَلٰٓى اَهْلِهَا عَلٰٓى اَنَّ ذٰلِكَ

مقابل تو میری ناتوانی کو جانتا ہے اور اہل دنیا پر جو تنگیاں آتی ہیں (میں انہیں برداشت نہیں کرسکتا)

بَلَآءٌ وَّ مَكْرُوْهٌ قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ يَسِيْرٌ بَقَآؤُهٗ قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ فَكَيْفَ احْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ

اگرچہ اس تنگی و سختی کا ٹھہراؤ اور بقاء کا وقت تھوڑا اور مدت کوتاہ ہے تو پھر کیونکر میں

الْاٰخِرَةِ وَجَلِيْلِ وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ فِيْهَا وَهُوَ بَلَآءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَ يَدُوْمُ

آخرت کی مشکلوں کو جھیل سکوں گا جو بڑی سخت ہیں اور وہ ایسی تکلیفیں ہیں جنکی مدت طولانی، اقامت دائمی ہے

مَقَامُهٗ وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقَامِكَ

اور ان میں سے کسی میں کمی نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ تیرے غضب تیرے انتقام اور تیری ناراضگی سے آتی ہیں

وَ سَخَطِكَ وَ هٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ يَا سَيِّدِيْ فَكَيْفَ لِيْ

اور یہ وہ سختیاں ہیں جنکے سامنے زمین و آسمان بھی کھڑے نہیں رہ سکتے تو اے آقا مجھ پر کیا گزرے گی

وَ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ الذَّلِيْلُ الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ الْمُسْتَكِيْنُ يَآ اِلٰهِيْ

جبکہ میں تیرا کمزور پست، بے حیثیت، بے مایہ اور بے بس بندہ ہوں اے میرے آقا اور

وَ رَبِّيْ وَ سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ لِاَيِّ الْاُمُوْرِ اِلَيْكَ اَشْكُوْ وَلِمَا مِنْهَآ اَضِجُّ وَ اَبْكِيْ

میرے مولا! میں کن کن باتوں کی تجھ سے شکایت کروں اور کس کس کے لیے نالہ و شیون کروں؟

لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَ شِدَّتِهٖ اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَاۤءِ وَمُدَّتِهٖ فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِيْ

دردناک عذاب اور اس کی سختی کے لیے یا طولانی مصیبت اور اس کی مدت کی زیادتی کیلئے پس اگر تو نے مجھے

لِلْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِكَ وَ جَمَعْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَهْلِ بَلَآئِكَ وَ فَرَّقْتَ بَيْنِيْ

عذاب وعقاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ رکھا اور مجھے اور اپنے عذابیوں کو اکٹھا کر دیا اور میرے اور اپنے

وَبَيْنَ اَحِبَّآئِكَ وَ اَوْلِيَآئِكَ فَهَبْنِيْ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ رَبِّيْ صَبَرْتُ

دوستوں اور محبوں میں دوری ڈال دی تو اے میرے معبود میرے آقا میرے مولا اور میرے رب تو ہی بتا کہ

عَلٰى عَذَابِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ وَهَبْنِيْ صَبَرْتُ عَلٰى حَرِّ نَارِكَ

میں تیرے عذاب پر صبر کر ہی لوں تو تجھ سے دوری پر کیسے صبر کروں گا؟ اور مجھے بتا کہ میں نے تیری آگ کی تپش

فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِي النَّارِ وَ رَجَآئِيْ

پر صبر کر ہی لیا تو تیرے کرم سے کسطرح چشم پوشی کرسکوں گا یا کیسے آگ میں پڑا رہوں گا جب کہ میں تیرے

عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَّئِنْ تَرَكْتَنِيْ نَاطِقًا

عفو وبخشش کا امیدوار ہوں پس قسم ہے تیری عزت کی اے میرے آقا اور مولا سچی قسم کہ اگر تو نے میری گویائی

لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ

باقی رہنے دی تو میں اہل نار کے درمیان تیرے حضور فریاد کروں گا آرزومندوں کی طرح اور تیرے سامنے نالہ کروں

الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَآءَ الْفَاقِدِيْنَ وَلَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا

گا جیسے مددگار کے متلاشی کرتے ہیں تیرے فراق میں یوں گریہ کروں گا جیسے ناامید ہونے والے گریہ کرتے ہیں

وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا حَبِيْبَ

اور تجھے پکاروں گا کہاں ہے تو اے مومنوں کے مددگار اے عارفوں کی امیدوں کے مرکز اے بیچاروں کی دادرسی

قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ وَ يَآ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ اَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَآ اِلٰهِيْ وَبِحَمْدِكَ

کرنے والے اے سچے لوگوں کے دوست اور اے عالمین کے معبود کیا میں تجھے دیکھتا ہوں تو پاک ہے اس سے اے

تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ وَ ذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا

میرے اللہ اپنی حمد کے ساتھ کہ تو وہاں سے بندہ مسلم کی آواز سن رہا ہے جو بوجہ نافرمانی دوزخ میں ہے اپنی برائی کے

بِمَعْصِيَتِهٖ وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَجَرِيْرَتِهٖ وَهُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ ضَجِيْجَ

باعث عذاب کا ذائقہ چکھ رہا ہے اور اپنے جرم گناہ پر جہنم کے طبقوں کے بیچوں بیچ بند ہے وہ تیرے سامنے گریہ کر رہا

مُؤَمِّلٍ لِّرَحْمَتِكَ وَ يُنَادِيْكَ بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيْدِكَ وَ يَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ

ہے تیری رحمت کے امیدوار کی طرح اور اہل توحید کی زبان میں تجھے پکار رہا ہے اور تیرے حضور تیری ربوبیت کو وسیلہ

بِرُبُوْبِيَّتِكَ يَا مَوْلَایَ فَكَيْفَ يَبْقٰى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُوْ مَا سَلَفَ مِنْ

بنا رہا ہے اے میرے مولا! پس کس طرح وہ عذاب میں رہے گا جب کہ وہ تیرے گزشتہ حلم کا امیدوار ہے یا پھر آگ

حِلْمِكَ وَرَاْفَتِكَ وَ رَحْمَتِكَ اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَاْمُلُ فَضْلَكَ

کیونکر اسے تکلیف دے گی جبکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کی امید رکھتا ہے یا آگ کے شعلے کیسے اس کو جلائیں گے

وَ رَحْمَتَكَ اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيْبُهَا وَ اَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَ تَرٰى مَكَانَهُ اَمْ

جبکہ تو اسکی آواز سن رہا ہے اور اس کے مقام کو دیکھ رہا ہے یا کیسے آگ کے شرارے اسے گھیریں گے جبکہ تو

كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيْرُهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ

اسکی ناتوانی کو جانتا ہے یا کیسے وہ جہنم کے طبقوں میں پریشان رہے گا جبکہ تو اس کی سچائی سے واقف ہے

اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيْكَ يَا

یا کیسے جہنم کے فرشتے اسے جھڑکیں گے جبکہ وہ تجھے پکار رہا ہے اے میرے رب یا کیسے ممکن ہے کہ وہ خلاصی

رَبَّهُ اَمْ كَيْفَ يَرْجُوْ فَضْلَكَ فِیْ عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيْهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ

میں تیرے فضل کا امیدوار ہو اور تو اسے جہنم میں رہنے دے ہرگز نہیں! تیرے بارے میں یہ گمان نہیں

الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا مُشْبِهٌ لِّمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ

ہو سکتا نہ تیرے فضل کا ایسا تعارف ہے نہ یہ توحید پرستوں پر تیرے احسان و کرم سے مشابہ ہے

مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِيْنِ اَقْطَعُ لَوْ لَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيْبِ

پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے دشمنوں کو آگ کا عذاب دینے کا حکم نہ دیا ہوتا اور

جَاحِدِيْكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا

اپنے مخالفوں کو ہمیشہ اس میں رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو ضرور تو آگ کو ٹھنڈی اور

وَّسَلَامًا وَّمَا كَانَتْ لِاَحَدٍ فِيْهَا مَقَرًّا وَّلَا مُقَامًا لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاۤؤُكَ

آرام بخش بنا دیتا اور کسی کو بھی آگ میں جگہ اور ٹھکانہ نہ دیا جاتا لیکن تو نے اپنے پاکیزہ ناموں کی قسم کھائی

اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَاَنْ تُخَلِّدَ

کہ جہنم کو تمام کافروں سے بھر دے گا جنوں اور انسانوں میں سے اور یہ مخالفین ہمیشہ اس میں رہیں گے اور تو

فِيهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَ اَنْتَ جَلَّ ثَنَاۤؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَّتَطَوَّلْتَ بِالْاَنْعَامِ
بڑی تعریف والا ہے تو نے فضل و کرم کرتے ہوئے بلا سابقہ یہ فرمایا کہ کیا وہ شخص جو مومن ہے
مُتَكَرِّمًا اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُوْنَ اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ
وہ فاسق جیسا ہو سکتا ہے؟ یہ دونوں برابر نہیں میرے معبود میرے آقا! میں تیری قدرت جسے تو نے توانا کیا اور
فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ قَدَّرْتَهَا وَ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا وَ حَكَمْتَهَا
تیرا فرمان جسے تو نے یقینی و محکم بنایا اور تو غالب ہے اس پر جس پر اسے جاری کرے اسکے واسطے
وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ
سے سوال کرتا ہوں بخش دے اس شب میں اور اس ساعت میں میرے تمام وہ جرم جو میں نے کیے تمام وہ گناہ
جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ وَكُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهٗ وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ
جو مجھ سے سرزد ہوئے وہ سب برائیاں جو میں نے چھپائی ہیں جو نادانیاں میں نے جہل کی وجہ سے کیں ہیں
كَتَمْتُهٗ اَوْ اَعْلَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا
علی الاعلان یا پوشیدہ، رکھی ہوں یا ظاہر کیں ہیں اور میری بدیاں جن کے لکھنے کا تو نے معزز کاتبین
الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ وَجَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا
کو حکم دیا ہے جنہیں تو نے مقرر کیا ہے کہ جو کچھ میں کروں اسے محفوظ کریں اور ان کو میرے اعضاء کے ساتھ مجھ
عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَّرَاۤئِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا
پر گواہ بنایا اور انکے علاوہ خود تو بھی مجھ پر ناظر اور اس بات کا گواہ ہے جو ان سے پوشیدہ ہے حالانکہ تو نے اپنی
خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهٗ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ وَاَنْ تُوَفِّرَ حَظِّيْ مِنْ كُلِّ
رحمت سے اسے چھپایا اور اپنے فضل سے اس پر پردہ ڈالا وہ معاف فرما اور میرے لیے وافر حصہ قرار دے ہر
خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهٗ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ
اس خیر میں جسے تو نے نازل کیا یا ہر اس احسان میں جو تو نے کیا یا ہر نیکی میں جسے تو نے پھیلایا رزق میں جسے تو نے وسیع
اَوْ خَطَاۤءٍ تَسْتُرُهٗ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّيْ
کیا یا گناہ میں جسے تو معاف نے کیا یا غلطی میں جسے تو نے چھپایا یا رب یا رب یا رب اے میرے معبود میرے آقا اور
يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ يَا
میرے مولا اور میری جان کے مالک اے وہ جسکے ہاتھ میں میری لگام ہے اے میری تنگی و بے چارگی سے واقف

رَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ اَنْ
اے میری ناداری وتنگدستی سے باخبر یارب یارب یارب میں تجھ سے تیرے حق ہونے، تیری پاکیزگی، تیری عظیم صفات

تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَّ بِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً
اور اسماء کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میرے رات دن کے اوقات اپنے ذکر سے آباد کر اور مسلسل اپنی حضوری

وَّ اَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَ اَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا
میں رکھ اور میرے اعمال کو اپنی جناب میں قبولیت عطا فرما حتی کہ میرے تمام اعمال اور اذکار تیرے حضور ورد قرار

وَّ حَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ يَا مَنْ اِلَيْهِ
پائیں اور میرا یہ حال تیری بارگاہ میں ہمیشہ قائم رہے اے میرے آقا اے وہ جس پر میرا تکیہ ہے اے جس سے میں

شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ وَاشْدُدْ عَلَى
اپنے حالات کی تنگی بیان کرتا ہوں یارب یارب یارب میرے ظاہری اعضائ کو اپنی حضوری میں قوی اور میرے

الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِيْ وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ
باطنی ارادوں کو محکم ومضبوط بنا دے اور مجھے توفیق دے کہ تجھ سے ڈرنے کی کوشش کروں اور تیری حضوری میں ہمیشگی

بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَ اُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي
پیدا کروں تا کہ تیری بارگاہ میں سابقین کی راہوں پر چل پڑوں اور تیری طرف جانے والوں سے آگے نکل جاؤں تیرے

الْمُبَادِرِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ
قرب کا شوق رکھنے والوں میں زیادہ شوق والا بن جاؤں تیرے خالص بندوں کی طرح تیرے قریب ہوجاؤں اہل

الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ
یقین کی مانند تجھ سے ڈروں اور تیرے آستانہ پر مومنوں کے ساتھ حاضر رہوں اے معبود جو میرے لئے برائی

اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ
کا ارادہ کرے تو اسکے لئے ایسا ہی کر جو میرے ساتھ مکر کرے تو اسکے ساتھ بھی ایسا ہی کر مجھے

عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَ اَقْرَبِهِمْ مَّنْزِلَةً مِّنْكَ وَ اَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَيْكَ
اپنے بندوں میں قرار دے جو نصیب میں بہتر ہیں جو منزلت میں تیرے قریب ہیں جو تیرے حضور تقرب

فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ
میں مخصوص ہیں کیونکہ تیرے فضل کے بغیر یہ درجات نہیں مل سکتے بواسطہ اپنے کرم کے مجھ پر کرم کر بذریعہ اپنی

وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَّ قَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَّمُنَّ

بزرگی کے مجھ پر توجہ فرما بوجہ اپنی رحمت کے میری حفاظت کر میری زبان کو اپنے ذکر میں گویا فرما اور میرے دل

عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ

کو اپنا اسیر محبت بنادے میری دعا بخوبی قبول فرما مجھ پر احسان فرما میرا گناہ معاف کردے اور میری خطا بخش دے

بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ

کیونکہ تو نے بندوں پر عبادت فرض کی ہے اور انہیں دعا مانگنے کا حکم دیا اور قبولیت کی ضمانت دی پس اے پروردگار

نَصَبْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُّ يَدِيْ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَآئِيْ

میں اپنا رخ تیری طرف کر رہا ہوں اور تیرے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہوں تو اپنی عزت کے طفیل میری دعا

وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِيْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ

قبول فرما میری تمنائیں برلا اور اپنے فضل سے لگی میری امید نہ توڑ میرے دشمن جو جنوں اور انسانوں سے ہیں

اَعْدَآئِيْ يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا

ان کے شر سے میری کفایت کر اے جلد راضی ہونے والے مجھے بخش دے جو دعا کے سوا کچھ نہیں رکھتا بے شک

تَشَآءُ يَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ وَّ ذِكْرُهٗ شِفَآءٌ وَّ طَاعَتُهٗ غِنًى اِرْحَمْ مَّنْ رَّاْسُ مَالِهِ

تو جو چاہے کرنے والا ہے اے وہ جس کا نام دوا جس کا ذکر شفا اور اطاعت تونگری ہے رحم فرما اس پر جس کا سرمایہ

الرَّجَآءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَآءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُوْرَ

محض امید ہے اور جس کا ہتھیار گریہ ہے اے نعمتیں پوری کرنے والے اے سختیاں دور کرنے والے اے

الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَّا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

تاریکیوں میں ڈرنے والوں کیلئے نور اے وہ عالم جسے پڑھایا نہیں گیا محمدؐ آل محمدؐ پر رحمت فرما مجھ سے وہ سلوک

وَّافْعَلْ بِيْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ

کر جس کا تو اہل ہے خدا اپنے رسولؐ پر اور بابرکت آئمہ پر سلام بھیجتا ہے بہت زیادہ سلام وتحیات

وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ○

جو انکی آلؑ میں سے ہیں۔

دعائے امامِ زمانہ علیہ السلام

یہ دُعا امام زمانہؑ کی سلامتی اور ظہور کی دعا ہے ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّوَلِیِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰبَآئِهٖ فِیْ ھٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ كُلِّ سَاعَةٍ وَّلِیًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّ دَلِیْلًا وَّ عَیْنًا حَتّٰی تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِیْهَا طَوِیْلًا۔

دعا فرج حضرت حجت علیہ السّلام

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِیْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِیَةِ وَصِدْقَ النِّیَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْھُدٰی وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَھِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْھَةِ وَاكْفُفْ اَیْدِیَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِیَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِیْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰی عُلَمَآئِنَا بِالزُّھْدِ وَالنَّصِیْحَةِ وَعَلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ بِالْجُھْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَی الْمُسْتَمِعِیْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلٰی مَرْضَی الْمُسْلِمِیْنَ بِالشِّفَآءِ وَالرَّاحَةِ وَعَلٰی مَوْتَاھُمْ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰی مَشَائِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِیْنَةِ وَعَلَی الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَی النِّسَآءِ بِالْحَیَآءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَی الْاَغْنِیَآءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَی الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَی الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَی الْاُسَرَآءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَی الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَی الرَّعِیَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّیْرَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِی الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَآ اَوْجَبْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

مصنف کتاب ہذا کی دیگر تصنیفات

1. کمالات علویہ در موازین علمیہ
2. عہد ساز شخصیت ۔ تاریخ ساز کارنامے
3. نہایت المقصود فی احوال مہدی الموعودؑ
4. دین اسلام یعنی حقیقی اسلام

ملنے کا پتہ

علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ
زہد کالونی بھلوال روڈ سرگودہا

پیشکش

شعبہ نشرو اشاعت

ادارہ دقائقِ اسلام

جامعہ علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ

زاہد کالونی بھلوال روڈ سرگودھا